امین اللہ پشاوری کے عقائد، خیانتوں، دھوکہ بازیوں، تضادات اور اکاذیب کا مجموعہ

قہر الباری

علی

امین اللہ البشاوری

المعروف

امین اللہ پشاوری غیر مقلد کے گمراہ کن عقائد

از افادات

مناظر اسلام وکیل احناف فاتح فرق باطلہ جبل استقامت

حضرت مولانا مفتی **محمد ندیم** صاحب

[illegible]

ترتیب وتدوین

متعلم عبد الرحمٰن عابد

ناشر المرکز الحنفیہ پشاور

نام کتاب	قہر الباری علی امین اللہ البشاوری
مولف	متعلم عبدالرحمن عابد
تعداد	1000
صفحات	72
سن اشاعت	اپریل 2013
ناشر	المرکز الحنفیہ پشاور

ملنے کا پتہ:

مکتبہ نوجوانان احناف دلہ زاک روڈ یوسف آباد پشاور

انتساب

میں اپنی اس کاوش کو اپنے استاد محترم شیر خیبر پختونخوا فاتح فرق باطلہ حضرت مولانا مفتی محمد ندیم المحمودی صاحب اطال اللہ ظلہ علینا کے نام منسوب کرتا ہوں جنہوں نے اپنی زندگی قربان کرکے اپنی ساری زندگی فرق باطلہ کی تردید میں وقف کردی ہیں اور اس عظیم محنت کی ثمرہ میں ایک عظیم انقلاب پیدا کیا ہیں جو کہ آج ہم اپنے آنکھوں سے دیکھتے ہیں۔

جنگی زبان اثر سے امین اللہ سمیت دیگر غیر مقلدین کے مکروہ چہرہ سے پردہ اٹھ کر اس کا اصلی چہرہ لوگوں کے سامنے آگیا ہے اور کافی عرصہ گزر جانے کے باوجود امین اللہ سمیت دنیائے غیر مقلدیت گم صم ہے۔



فہرست مضامین



بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الحمد لله الذی جعل الانبیاء فی الارض خلفاء وجعل حملة الشریعة الحنفیة البیضاء وثقه الانبیاء والصلوٰة والسلام علی رسوله محمد خاتم النبیین وعلی أله وصحبه النجباء واتباعه الاتقیاء وعلی جمیع المؤمنین والمؤمنات الحنفاء۔ اما بعد!

اگر تاریخ کے اوراق پر نظر ڈالی جائے اور قرآن کریم کا مطالعہ کیا جائے تو آپ کو ہر دور میں حامیین حق کے ساتھ ساتھ مخالفین حق بھی کافی تعداد میں نظر آئیں گے۔ کوئی زمانہ اہل حق پر تنقید وتردید کرنے والوں سے خالی نہیں ملے گا لیکن ہر دور میں اللہ تعالیٰ نے ایسے افراد پیدا کئے ہیں جو باطل پرستوں کی بکواسات ان کے سر پر ہی مارتے رہے۔ انہی اہلِ حق میں سے ایک جماعت علماء دیوبند کثر اللہ سوادھم بھی ہے۔ والحمد للہ علیٰ ذالک۔

اہل باطل جس طریقے سے بھی اپنے مکروفریب کی جال بچھاتے، علماء دیوبند ہر میدان میں اہل باطل کا آپریشن کرتے اور الحمدللہ آج بھی کرتے ہیں۔ جس کا اعتراف مخالفین بھی کرتے ہیں۔ چنانچہ امین اللہ پشاوری [دراصل پشاوری نہیں بلکہ کونڑی ہے] کے چچازاد اور اس کے مدرسہ میں حدیث پڑھانے والے حکیم ابوعمار سمیع اللہ غیر مقلد اپنی کتاب میں لکھتے ہیں:

"ددیوبندعلماء چه هغوی داسلام اوتوحید وسنت دپاره ډیر خدمت کړےدے اود انګریزانو خلاف ئے جهاد کړےدے" [دخلورو امامانو مذهب: ۱۵۷]

ترجمہ: علماء دیوبند جنہوں نے اسلام اور توحید وسنت کی بڑی خدمت کی ہے اور انگریزوں کے خلاف جہاد کیا ہے۔

اس کے علاوہ کئی حوالہ جات اور بھی ہیں، جو اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ تاریخ میں علمائے دیوبند جیسی جماعت کا ملنا مشکل ہے۔ یہ ایک ایسا ایٹم بم حوالہ ہے کہ وہ غیر مقلدین جو اپنے اکابر اور بزرگوں کے بارے میں تو کہتے ہیں کہ ہم ان کو نہیں مانتے، ان کی کتابوں کو آگ لگادیں وغیرہ وغیرہ، لیکن علمائے دیوبند کو اسلام اور توحید و سنت کے خادم سمجھتے ہیں۔ فللہ الحمد۔

چونکہ توحید وسنت کے خادمین علمائے دیوبند کے ساتھ دشمنی شیطان کا مشن ہے اس لئے اس نے انسانوں میں بھی اپنے لئے ساتھی پیدا کئے اور انہی علمائے دیوبند کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کی ڈیوٹی پر لگادیا۔ شیطان کے انہی ساتھیوں میں سے ایک ساتھی غیر مقلدین کی جماعت بھی ہے۔ یہ وہ جماعت ہے جس کی سرپرستی خود شیطان کرتا ہے، اس جماعت سے تعلق رکھنے والے علمائے دیوبند کے ساتھ دشمنی میں پوزیشن لینے کے لئے سرگرداں رہتے ہیں۔ توحید وسنت کے ان خادمین کے ساتھ دشمنی رکھنے والوں میں سے امین اللہ نامی ایک شخص بھی ہے جو ہے تو کہیں اور کا لیکن خود کو پشاوری کہتا ہے۔ یہ شخص بری طرح انگریزوں کے جال میں پھنسا ہوا ہے اور اس کے نشہ میں کبھی ایک کو اور کبھی دوسرے کو کافر کہتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ اپنے فتاویٰ جات کی روشنی میں خود بھی زندیق، بدعتی اور بے وقوف شمار ہوتے ہیں۔ [حوالہ جات آگے آرہے ہیں] موصوف اصل میں کونڑ کے رہنے والے ہیں لیکن وہاں سے بھاگ کر پشاور کی پاک فضا میں غیر مقلدیت کے جراثیم پھیلا رہے ہیں۔

یہ شخص پہلے علمائے دیوبند کو مسلمان سمجھتا تھا [جو ان کی کتب سابقہ اور بیانات میں موجود ہے] لیکن جوں جوں غیر مقلدیت کا نشہ بڑھتا رہا اس کے رویہ میں تبدیلی آتی رہی یہاں تک کہ علمائے دیوبند کو فرقہ باطلہ بلکہ کافر تک کہنے لگا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون

جب اس نے پشاور کی فضا خراب کرکے ہر جگہ اہل حق علمائے دیوبند کے عقائد کو مشرکانہ کہہ کر شیطانی وصف انتشار پیدا کیا اور جگہ جگہ چیلنج بازیاں شروع کیں تو

اس کی زبان کو لگام دینے کے لئے علمائے دیوبند کے ترجمان، مناظر اسلام، وکیل احناف، فاتح غیر مقلدیت حضرت مفتی ندیم صاحب زاد اللہ عمرہ وعلمہ فرض کفایہ ادا کرتے ہوئے میدان میں اترے۔ بلکہ وہ بذات خود امین اللہ کی مسجد میں گئے۔ لیکن امین اللہ سامنے آنے کی بجائے چھپ گیا، شیر اسلام نے انہی کی مسجد میں منبر پر کئی بار کوتڑ ملا کو للکارا لیکن کوتڑ ملا کا کوئی پتہ نہ چلا۔

جب ہم امین اللہ کی حاضری سے مکمل طور پر مایوس ہو گئے اور یقین ہوا کہ اب وہ ہمارے سامنے آنے والے نہیں ہیں۔ اور جآء الحق وزھق الباطل کی عملی شکل ہم نے دیکھ لی تو ہم نے ان کی مسجد میں نعرہ تکبیر بلند کیا اور یوں امین اللہ کی جائے رہائش گنج نعرہائے تکبیر سے گونج اٹھا۔ وہاں ہر خاص وعام کے چہروں پر خوشی کے آثار نمایاں تھے اور ہر چہرہ پر ایک سوالیہ نشان تھا کہ اتنا مشکل کام کیسے کیا گیا۔ [یہ ساری کارروائی ویڈیوز میں موجود ہے جبکہ انٹرنیٹ پر بھی دیکھی جا سکتی ہے]۔

چونکہ مفتی صاحب مدظلہ کی آرزو تھی کہ امین اللہ کے ساتھ آمنے سامنے بات ہو جائے لیکن جب وہ پوری نہ ہوئی تو انہوں نے عوام الناس کو ان کا اصل چہرہ دکھانے کے لئے ایک بیان کیا جس میں حوالہ جات کے ساتھ ان کے گمراہ کن عقائد بیان کئے۔ اس بیان کی ویڈیو سی ڈی ریکارڈ کی گئی ہے، جس سے الحمد اللہ بہت سارے حضرات کو فائدہ ہوا اور کئی مخالفین بھی راہ راست پر آ گئے۔ راہ راست پر آنے والے بھائیوں کے انٹرویوز ماہنامہ "ترجمان احناف" میں دیکھے جا سکتے ہیں۔ دوست احباب نے اصرار کیا کہ اس بیان کو کتابی شکل میں شائع کیا جائے تاکہ جن لوگوں تک ویڈیو نہیں پہنچی وہ بھی اس سے فائدہ اٹھائیں۔

قارئین کرام! یہ کتاب اب آپ کے ہاتھوں میں ہے، آپ خود سوچیں اور قیامت کے لمحات کو پیش نظر رکھتے ہوئے ایمان داری سے فیصلہ کریں کہ ایسے عقائد کے حاملین کی تردید کرنا ضروری ہے یا نہیں؟

غیر مقلدین کو کھلا چیلنج:

غیر مقلدو! کان کھول کر سن لو، تم نے ہر جگہ فساد اور انتشار کے اڈے قائم کرکے فضا کو خراب اور بدبودار بنا دیا ہے۔ تو سنو! امین اللہ کوتڑی! ہم آپ کو چیلنج دیتے ہیں، دن، رات، پاکستان، افغانستان، مسجد میں، عدالت میں ... جہاں چاہو، جب چاہو ہم تیار ہیں۔ ان شاء اللہ۔ ہمت ہے تو سامنے آؤ اور اپنے ہی عقائد پر ہم سے بات کرو تاکہ دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے۔

تمہارے عقائد .... جن میں سے بعض کفری ہیں اور بعض گمراہ کن۔ اگر آپ کے اندر رتی بھر ایمان ہو اور اپنے ایمان کی دفاع کر سکتے ہو تو آؤ صرف اپنے ایمان کی دفاع کے لئے مجلس قائم کریں۔ یا میں جو حوالہ جات دینے لگا ہوں ان کو جھوٹا ثابت کرنے کے لئے مجلس قائم کریں۔ ہمارا بحث صرف تیرے عقائد پر ہوگا دیگر غیر مقلدین کے عقائد پر نہیں۔ لیکن تم تیار نہیں ہو سکتے اور یقیناً تیار نہ ہو سکو گے۔ کیونکہ

نہ تنجر اٹھے گا نہ تلوار ان سے
یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

معذرت:

قارئین کرام! اگر ہمارے قلم سے کوئی سخت لفظ نکلے تو اسے رد عمل یا جذبہ ایمانی پر محمول کرکے ہمیں معذور سمجھئے کیونکہ اس نے عظیم ہستیوں [امام اہلسنت، محقق دوران شیخ الحدیث مولانا سرفراز صفدر نور اللہ مرقدہ اور فقیہ العصر مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم] کے متعلق لکھا ہے کہ یہ دونوں مسکین تواندھے ہیں۔

[د تقلید حقیقت او د مقلدینو اقسام پشتو ص 195]

اور غیر مقلدین کے لئے دردسر فاتح غیر مقلدیت مولانا محمد امین اوکاڑوی اور مناظر اسلام مولانا منظور مینگل صاحب مدظلہ کو صاحب خرافات کہا ہے۔ [تحفۃ المناظر پشتو ص ۴] ایک جگہ لکھتا ہے امام الضلال صفدر اوکاڑوی۔ [تحفۃ المناظر پشتو ص: ۱۵۹]۔ بلکہ اس نے تو

عمومی طور پر مقلدین کو بے ایمان کہا ہے [دتقلید حقیقت اور مقلدین اقسام ص:۲۸۱] استغفر اللہ۔

اسی طرح مناظر اسلام فاتح غیر مقلدیت حضرت مفتی ندیم صاحب حفظہ اللہ من شرور الوہابیہ کے بارے میں امین اللہ کے دو شاگرد جمال الدین وضیاء الرحمٰن نے "گیدڑ، جاہل، الیاس گھمن کا کتا" [ویڈیو میں موجود ہے] کیا کیا بکے۔ میں ابھی دیکھوں گا کہ امین اللہ کے عقائد پر مناظرے کے لئے امین اللہ یا ان کے شاگرد تیار ہوتے ہیں یا نہیں؟ اور یہ بھی معلوم ہو جائے گا کہ گیدڑ اور انگریزوں کا کتا خود امین اللہ ہے یا ان کے یہ دو شاگرد۔

اسی طرح دوسری جگہ لکھتا ہے کہ مقلدین کفار اور مشرکین بدعتیوں کی طرح کلام کرتے ہیں۔ [تحفۃ المناظر ص: ۶۹] بلکہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں لکھا ہے کہ نہ وہ جہاد کرتے اور نہ ہی عبادت کرتے بلکہ صرف قیاسات کے لئے بیٹھے تھے۔ [تحفۃ المناظر: ۶۹] استغفر اللہ۔ حتی کہ اس ظالم غیر مقلد نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے اقوال تک کو بدعت اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بے وقوف کہا ہے۔ العیاذ باللہ۔ بلکہ اس بے شرم نے تو انبیاء کرام علیہم السلام کے بارے میں معاذ اللہ نہایت نازیبا الفاظ استعمال کئے جن کو نقل کرتے ہوئے بھی رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔

اس طرح کوثری صاحب نے ہمیں اور بھی سخت الفاظ سے یاد کیا ہے، گو قاعدہ بھی ہے۔ ؎ ہے یہ گنبد کی صدا جیسی کہے ویسی سنے

لیکن علم وشائستگی اور تہذیب کا تقاضا یہ نہیں ہے کہ انسان اپنے دائرہ اخلاق سے باہر جائے اور مجنون کی سی بڑھکیں مارنے لگے۔

اب بھی اگر کوئی شخص ان سارے کرتوتوں کے باوجود ہمیں ملامت کرتا ہے تو وہ جانے اور اس کا کام۔

پہلے مجھے پڑھئے

قارئین کرام! یہ سارا علمی مواد دراصل مناظر اسلام حضرت مولانا مفتی محمد ندیم مدظلہ کی تقریر ہے، جو ہم نے دوست احباب کی اصرار پر کتابی شکل میں شائع کردی ہے اگر قارئین کو اس میں کوئی عیب یا غلطی دکھائی دے تو اسے بندہ کی خطا سمجھی جائے، اور جو کمال لائق اعتبار ہو تو وہ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے حضرت مفتی صاحب دامت برکاتہم کی طرف سے سمجھیں۔

❖ ہم نے کوثری صاحب کے عقائد پر مختصر تبصرہ ذکر کیا ہے تاکہ صرف سوئے ہوئے مسلمانوں کو جگائیں اور رسالہ بھی مختصر ہو۔ ان شاء اللہ طبع دوم میں عقائد کی تفصیل اور مزید کرتوت ذکر کریں گے۔ اس لئے کہ ابھی ہم نے امین اللہ کی صرف چند کتابوں پر سرسری نگاہ ڈالی ہے۔

❖ یہ بندہ ناچیز کی پہلی کاوش ہے، لکھنے لکھانے کا کوئی خاص تجربہ نہیں۔ اس لئے اگر قارئین کو کوئی عیب یا نقص دکھائی دے، یا کوئی بھائی ہمیں مزید بہتری کے لئے مشورہ یا رائے دینا چاہتے ہیں، چاہے وہ مخالفین میں سے ہو یا مؤیدین میں سے، بڑا ہو یا چھوٹا۔ ہم ہر معقول مشورہ کے بے حد مشکور رہیں گے۔

❖ میں بعض بھائیوں کی خدمت میں انتہائی ادب کے ساتھ درخواست کرنا چاہتا ہوں کہ بعض ساتھی جو اس بات کو ہوا دیتے ہیں کہ یہ تفرقہ بازی ہے، ایک دوسرے پر طعن نہ کرو۔ اہل حدیث بھی سچے اور ہم بھی سچے۔ تو میں ان لوگوں کو اپنے سر کا تاج سمجھتا ہوں، ان سے درخواست کرتا ہوں کہ خدارا! جوش کی بجائے ہوش سے کام لیں اور شیطان کی چال [حکمت کے نام سے] دھوکہ نہ کھائیں۔ حقیقت سمجھنے کی کوشش کریں۔ ہم جو حوالہ جات پیش کریں گے اگر یہ ان کی کتابوں میں نہ ہوں تو ہم مجرم ہیں۔ جب یہ ساری باتیں ان کی کتابوں میں موجود ہیں تو خدارا، خدارا شیطان کی چال میں نہ آئیں بلکہ غیرت

عمری پیدا کرکے نام نہاد اہل حدیث کا کھلم کھلا بائیکاٹ کیجئے گا۔

❖ میری مراد غیر مقلدین سے وہ لوگ ہیں جو تقلید کو برا کہہ کر موحدین و متبعین سنت مقلدین کو کافر اور مشرک کہتے ہیں، اقوال صحابہ رضی اللہ عنہم کو حجت نیست سمجھ کر ان کی تنقیص کرتے ہیں، اسلاف کی بے حرمتی کرتے ہیں، امین اللہ کے باطل نظریات و عقائد سے متفق ہیں، اور قرأت خلف الامام یا رفع الیدین نہ کرنے والوں پہ طعن کرتے ہیں۔ جو لوگ ایسے نہیں وہ میری مراد ہرگز نہیں اگرچہ اختلاف ان سے بھی ہے لیکن وہ اپنی جگہ ہے۔

غیر مقلدین سے خطاب:

اگر امین اللہ کوثری یا کوئی اور غیر مقلد نے جواب لکھنا ہو تو میری گزارش ہے کہ قرآن وسنت کو مد نظر رکھ کر جواب لکھیں، کیونکہ آپ کے ہاں اصول صرف قرآن وحدیث ہیں۔ خود امین اللہ کوثری نے لکھا ہے:

[فتاویٰ الدین الخالص ج:۱ص:

یعنی حکم شرعی صرف اور صرف کتاب وسنت سے ہی لیا جاتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ ان کے نزدیک دلائل صرف قرآن و صرف دو کتاب تک منحصر ہیں اس لئے امین اللہ اینڈ کمپنی اپنے جوابات میں کوئی تیسری چیز پیش نہیں کریں گے۔ اور چونکہ ان کے کلام میں حصر ہے اس لئے اگر انہوں نے خلاف ورزی کی تو جواب ناقابل ہوگا۔

اسی طرح ایک جگہ لکھا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو قیاسات نہیں بتائے۔

[حکمۃ القرآن: ج:۲، ص:۱۷۰]

اسی طرح ایک جگہ اس نے بغیر کسی قید کے قیاس کی تردید کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:

]

”چه څوك قیاسونو پسے روان وی هغه به گمراه کیږی.

[دتقلید حقیقت او د مقلدینو اقسام ص: ۳۹]

سید بدیع الدین راشدی غیر مقلد ایک فتویٰ میں کہتا ہے کہ: ”ہم قرآن وحدیث کے علاوہ کسی اور چیز کو سند نہیں سمجھتے۔ [تنقید المسدید فی تسوید قبر المسعود ص۹]

تو نام نہاد اہل حدیث کے علاوہ باقی حضرات تورات اور انجیل کو تو سند نہیں سمجھتے بلکہ اجماع اور قیاس کو دلیل شرعی سمجھتے ہیں۔ تو اس نے خاموش انداز سے ان دونوں کا انکار کرتے ہوئے ”ہم تیسری چیز کو دلیل نہیں سمجھتے“ کا جملہ لکھا۔

اسی طرح عابد نامی ایک اور متعصب غیر مقلد اپنی کتاب ” الجرح علی اصول الفقہ“ میں لکھتا ہے کہ: ..... ”اصول فقہ میں ہے کہ قیاس حجت شرعی ہے۔ حالانکہ شریعت محمدیہ سے اس کا بطلان ثابت ہے۔ [الصارم المسلول فی الذب عن الاصول]

اور وحید الزمان غیر مقلد اپنی کتاب میں لکھتا ہے کہ ” جب اجماع کوئی چیز نہیں تو قیاس اصطلاحی جس کو چوتھی دلیل بنالیا گیا ہے اس کی بھی ضرورت نہیں۔ [عرف الجادی ص ۳] اسی طرح رئیس ندوی غیر مقلد اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ:

” ظاہر ہے کہ منکر قیاس ---- اہلحدیث ہی ہوگا۔ [ضمیر کا بحران: ص:۳۷۶]

اور دوسری کتاب میں لکھتے ہیں کہ:

”جس چیز کو کچھ لوگوں کی اصطلاح میں قیاس شرعی کہا جاتا ہے۔ اس کا حجت ہونا نزاعی واختلافی چیز ہے۔ اسلئے ---- فی نفسی حجت نہیں۔ [تصحیح العقائد ص:۴۷]

اور غیر مقلدین کے شیخ الحدیث عبد المنان نور پوری کا اشاعت خاص رسالہ میں لکھا گیا ہے کہ ” یہ [مقلدین] جتنی بھی دلیلیں اجماع کی پیش کرتے ہیں نفی ان میں سے کوئی بھی نہیں۔“ دوسری جگہ لکھتے ہیں: ” یہ [دلیل] بھی اجماع کی نفی ہے کہ اجماع ہونا ہی نہیں ہے اور یہ [مقلدین] بنائے بیٹھے ہیں۔“ پھر لکھتے ہیں: ”تو یہ [دلیلیں بھی] اجماع کی نفی ہے۔ اس حدیث نے تو اجماع کے پرخچے اڑا دیے ہیں۔“ [سہ ماہی مجلہ ص:۳۰ و ۳۱]

اور امین اللہ غیر مقلد نے بھی لکھا ہے کہ ” کعبہ و مسجد حرام کو اندر جاتے

وقت غسل ثابت نہیں۔ تو جو لوگ اسے مستحب کہتے ہیں انکے پاس کوئی دلیل بھی نہیں ہے سوائے رائے اور قیاس کے جو کہ دلیل نہیں اور نہ ان سے عبادت ثابت ہوتا ہے اور نہ اس کی کوئی ضرورت ہیں۔ [الدین الخالص: ج: ۳ ص: ۲۷۹ مسئلہ: ۵۷۵]

اسی طرح ہمارے پاس دلائل کے انبار موجود ہیں کہ تم لوگ اجماع اور قیاس شرعی کے منکر ہو۔

تو اسی وجہ سے جواب میں قرآن وحدیث ہونی چاہئے اور حدیث بھی مرفوع ہو کیونکہ غیر مقلدین کی کتابوں میں اکثر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اقوال کی حجت کا انکار موجود ہے۔ دیکھئے " الحق الصریح ۳/ ۷۶، ۵/ ۳۴۹، ۳۹۲، ۱۳۳، ۴/ ۵۴۱۔ فتاویٰ نذیریہ ۱/ ۶۲۲۔ ثنائیہ ۲/ ۲۲۳۔ حقیقۃ الفقہ ۱۳۶۔ التاج المکلل ۲۹۲۔

اور حدیث مرفوع بھی ایسی ہو کہ اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اجتہاد وقیاس کو دخل نہ ہو، بلکہ خالصۃ پیغمبر علیہ السلام کی طرف وحی کی گئی ہو۔ کیونکہ آپ کے ہاں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اجتہاد وقیاس حجت نہیں۔ ملاحظہ کیجئے، آپ کے خطیب الہند محمد جوناگڑھی غیر مقلد نے لکھا ہے:

"بزرگوں، مجتہدوں اور امام کی رائے اور قیاس اجتہاد واستنباط اور ان کے اقوال تو کہاں شریعت اسلام میں خود پیغمبر علیہ السلام بھی اگر اپنی طرف سے بغیر وحی کے کچھ فرمائیں تو وہ بھی حجت نہیں [یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اجتہاد وقیاس حجت نہیں]" (طریق محمدی ص: ۱۳۰)۔

اور موصوف کا تذکرہ امین اللہ نے بھی اپنی کتاب "د تقلید شرعی حیثیت" میں کی ہے۔

جب غیر مقلدین کے ہاں نبی علیہ السلام کا اجتہاد حجت نہیں تو ہمیں دلیل میں وہ احادیث مرفوعہ چاہئیں جن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صراحتاً فرمایا ہو کہ قال اللہ تعالیٰ یا اوحیٰ الیّ یا " ان روح القدس نفث فی قلبی وغیرہ کے الفاظ ہو ۔ اور قرآن کریم کے پیش کرنے میں کچھ شرائط ہیں لیکن وہ فی الحال چھوڑ دیتے ہیں

۔ وہ پھر کبھی ان شاء اللہ پیش کریں گے۔

اور جو حدیث دلیل میں پیش کریں گے وہ صحیح ہونی چاہئے کیونکہ امین اللہ کے ہاں ضعیف حدیث فضائل اعمال میں بھی قابل قبول نہیں۔ دیکھئے " [الحق الصریح: ۲/ ۳۸۸]

اور حدیث کی تصحیح یا تضعیف بھی اللہ تعالیٰ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیش کروگے، اس میں کسی شخص (علامہ ذہبی رحمہ اللہ، ابن حجر رحمہ اللہ، بخاری رحمہ اللہ وغیرہم) کی تقلید نہیں کروگے۔ اس لئے کہ احادیث کی تصحیح اور تضعیف مسائل اجتہادیہ میں سے ہے، علامہ ذہبی رحمہ اللہ تذکرۃ الحفاظ کے دیباچہ میں لکھتے ہیں:

هذه تذكرة باسماء معدلى حملة العلم النبوى ومن يرجع الىٰ اجتهادهم فى التوثيق والتضعيف والتصحيح"

اسی طرح ایک جگہ لکھتے ہیں:

فانا لاندعى العصمة من السهو والخطاء فى الاجتهاد فى غير الانبياء۔ [مقدمہ میزان الاعتدال: ۱/ ۱۱۳]

ایک اور جگہ رقمطراز ہیں:

يحيىٰ بن معين وقد ساله عن الرجال عباس الداودى وعثمان الدارمى وابو حاتم وطائفة واجاب كل واحد منهم بحسب اجتهاده ومن ثم اختلف اراؤه وعبارته فى بعض الرجال كما اختلف اجتهادات الفقهاء المجتهدين وصارت لهم فى المسئلة اقوال- ذكر من يعتمد قوله فى الجرح والتعديل ۱۶۲۔

علامہ منذری رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

واختلاف هؤلاء [اى المتكلمين فى الرجال] كاختلاف الفقهاء كل ذالك يقتضيه الاجتهاد۔ [رسالة فى الجرح والتعديل: ۴۷

▪ ان عبارات سے روز روشن کی طرح واضح ہوا کہ تصحیح وتضعیف وغیرہ اجتہادی

مسائل ہیں اور تمہاری کتابوں میں بھی موجود ہیں کہ احادیث کی تصحیح وتضعیف کو قبول کرنا تقلید ہے [تحفۃ المناظر وغیرہ] بلکہ تمہارے اکابرین کی کتابوں میں لکھا ہوا ہے، بر موقع قارئین ملاحظہ فرمائیں گے۔ ان شاء اللہ

امین اللہ لکھتا ہے کہ اجتہاد صرف مجتہد کے لئے حجت ہے نہ کہ غیر مجتہد کے لئے

[الحق الصریح: ۲/۳۲۰]۔

اس لئے تمہارے قول کے مطابق یہ ائمہ تو تصحیح اور تضعیف کر سکتے ہیں لیکن غیر مقلدین کے لئے ایسا کرنا جائز نہیں۔ اگر غیر مقلدین نے بھی یہ مسئلہ اجتہادی قبول کیا تو تقلید لازم آئے گی کیونکہ امین اللہ ہی کا قول ہے کہ کسی کی اجتہادی رائے کو قبول کرنا تقلید ہے۔ [التحقیق السدید ص:۳۸]۔

نوٹ: ہم نے امین اللہ کو اپنے نام سے یاد کیا ہے یعنی بغیر القابات کے۔ ایک دفعہ ہمارے دوست امین اللہ کوثری کے بھائی مولوی حضرت محمد سے باتیں کر رہا تھا تو ہمارے دوست نے امین اللہ کو نام سے یاد کیا، اس پر اس نے کہا کہ تم تو بڑے بے ادب ہو۔ ہمارے دوست نے کہا کیوں؟ [اگرچہ ہم اس کا مطلب سمجھ گیا تھا] تو اس نے کہا کہ آپ نے شیخ صاحب کو نام سے یاد کیا ہے۔ تو ہمارے دوست نے پوچھا کہ کیا کسی کو بغیر القابات کے یاد کرنا بے ادبی ہے تو کہنے لگا کہ ہاں۔ یہ سن کر ہمارے دوست نے کہا کہ پھر تو آپ کے بھائی کوثری صاحب نے اپنی کتاب حکمۃ القرآن میں اللہ کے برگزیدہ نبی کو بھی بغیر القابات کے یاد کیا ہے۔ یعنی نہ نام سے پہلے حضرت اور نہ نام کے بعد علیہ السلام وغیرہ۔ لکھتا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام کو اسماعیل پتھر لے کر آتے۔ [حکمۃ القرآن ص:۱۰۱، ج:۲] اب وہ اس کا جواب تو دے نہیں سکتا تھا اس لئے کہنے لگا کہ اس کو چھوڑو۔ [ریکارڈ موجود ہے]۔

جب کوثری صاحب نے نبی کو بغیر القاب کے یاد کیا ہے تو اس کے بھائی کے قاعدے کے مطابق کوثری صاحب بے ادب ثابت ہو گئے۔ اسی طرح مذکورہ بالا

صفحہ پر "ھاجرہ" کا نام اور ص: ۴۵۳ جلد: ۱ پر بغیر القابات کے "موسیٰ" اور تحفۃ المناظر میں ص ۷ پر بغیر القابات کے "محمود الحسن" لکھا ہے۔ اسی طرح اگر شمار کیا جائے تو ایک لمبی فہرست بن جائے گی۔ اس لئے میں نے بھی "فمن اعتدیٰ علیکم فاعتدوا علیہ بمثل ما اعتدیٰ علیکم" پر عمل کرتے ہوئے صرف امین اللہ ہی لکھا۔

انبیاء کرام علیہم السلام

امین اللہ کی نظر میں

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی اصلاح کے لئے دنیا میں انبیاء کرام علیہم السلام کو مبعوث فرمایا اور لوگوں کو ان کے طریقوں پر چلنے کا حکم دیا۔ان کی نقش قدم پر چلنے میں کامیابی اور اس سے روگردانی میں ناکامی کا اعلان فرمایا۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ومن یطع اللہ ورسولہ فقد فاز فوزاً عظیماً

نبی پاک ﷺ کی سیرت طیبہ ہمارے لئے نمونۂ تقلید ہے، جیسا کہ خود اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ.

لیکن کچھ بدبخت لوگ مشرکین عرب کبھی نبی کریم ﷺ کو مجنون کہتے، کبھی ساحر اور کبھی اس قسم کے دوسرے الفاظ۔جب کہ کچھ لوگ ایسے بھی تھے جنہوں نے اپنی جان، اپنا مال اور اور اپنی اولاد تک نبی کریم ﷺ پر قربان کردیا تھا۔انہوں نے اپنے نبی کی ہر ہر ادا کو اپنا لیا تھا۔

مشرکین مکہ جہاں نبی پاک ﷺ کی مخالفت کرتے وہیں ان کے ساتھیوں کو بھی بے جہت سمجھ کر تکلیف اور اذیت دیا کرتے تھے۔مشرکین مکہ تو مرکھپ گئے، صفحہ ہستی سے ان کا نام ونشان مٹ گیا لیکن کچھ لوگ اب بھی ایسے موجود ہیں جو مشرکین مکہ کی نیابت کرتے ہوئے نبی کریم ﷺ کے افعال واعمال پر اعتراض کرتے ہیں اور ان کے جان نثاروں کو بے جہت کہتے ہیں۔ان کی گستاخی کرتے ہیں۔اس قسم کے لوگوں کو ہم غیر مقلدین کہتے ہیں۔ہم اس رسالہ میں امین اللہ غیر مقلد کی کتابوں سے ان کے عقائد بطور "مشت نمونہ از خروار" پیش کریں گے۔تفصیل کے لئے ہماری کتاب "غیر مقلدین کے گمراہ کن عقائد" اور ماہنامہ "ترجمان احناف" کا مطالعہ

کرتے رہیں۔

آیئے! ہم آپ کو غیر مقلدین کے امام العصر کی کتابوں سے دکھاتے ہیں کہ غیر مقلدین کے ہاں انبیاء کرام علیہم السلام کا کیا مرتبہ ومقام ہے؟۔

انبیاء کرام علیہم السلام معصوم نہیں:

چنانچہ لکھتے ہیں:

انبیاء قبل النبوۃ اوبعدالنبوۃ د کبا ئرو نه معصوم دی البته صغا ئر ترینه صادر شویدی. [الحق الصریح ۱/۳۲۰ طبع اول وطبع چهارم:۱/۳۰۲، حکمة القران ۱/۳۸۹، طبع دوم ۱/۳۹۹]

ترجمہ: انبیاء کرام علیہم السلام نبوت سے پہلے اور نبوت کے بعد کبیرہ گناہوں سے تو معصوم ہیں البتہ صغیرہ گناہ ان سے ہوئے ہیں۔[حوالہ بالا]

اس کے بعد امین اللہ نے مثالوں کا ایک سلسلہ باندھا ہے کہ فلاں نبی سے فلاں گناہ ہوا ہے فلاں سے فلاں اور فلاں سے فلاں گناہ۔ابراہیم علیہ السلام نے تین جھوٹ بولے تھے وغیرہ۔آگے لکھتے ہیں کہ اگر انبیاء علیہم السلام سے صغیرہ گناہ کا صادر ہونے کو مان نہ لیا جائے تو پھر ان آیات میں تاویل کرنی پڑے گی....... تو یہ ہے غیر مقلدین کی خدمتِ علم ودین؟؟

حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں انبیاء کرام علیہم السلام کی تابعداری اور اطاعت کا حکم دیا ہے تو اگر معاذ اللہ انبیاء کرام علیہم السلام سے بھی گناہ سرزد ہوتے ہیں تو کیا ہم پر گناہوں کی تابعداری بھی واجب اور فرض ہوگی؟ یا للعجب۔

جس طرح مخالفین اسلام انبیاء کرام علیہم السلام کی عصمت کے منکر ہیں [عدم معصومیت محمد از مسٹر جیمس موضع راناگھاٹ ضلع ندیا] اسی طرح غیر مقلدین بھی قائل نہیں کیونکہ امین اللہ غیر مقلد نے مثال میں کبیرہ گناہ [جھوٹ وغیرہ] ذکر کیا

ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ امین اللہ غیر مقلد صرف صغیرہ گناہ کے وقوع کے قائل نہیں بلکہ کبیرہ گناہ کے وقوع کے بھی قائل ہیں۔ امین اللہ غیر مقلد کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ یہاں کذب سے مراد وہ کذب نہیں جو صدق کے مقابلے میں آتا ہے جو حرام ہے بلکہ یہاں توریہ اور تعریض مراد ہے۔ عربی لغت میں کذب کے کئی معانی آتے ہیں۔ آپ ذرا " البدایہ والنہایۃ: ۱۳۷/۱، معالم السنن ۲۹۵/۱، تہذیب اللغۃ ۱۰۰/۱۰، معجم مقاییس اللغۃ ۸۸۸، الشفاء ۱۲۳/۲ کا مطالعہ کریں تو ان شاء اللہ آپ کو خاطر خواہ فائدہ ہوگا۔ بلکہ امین اللہ غیر مقلد کے محبوب مودودی صاحب جس کی اس نے تعریف کی ہے اور اس کی تفسیر "تفہیم القرآن" پڑھنے کی ترغیب دی ہے۔ [اصول التفسیر ۳۴۷] وہ سرے سے اس حدیث سے ہی انکار کرتے ہیں۔

[دیکھئے تفہیم القرآن ۱۶۷/۳ رسائل و مسائل ۳۵/۲]

اور پھر امین اللہ کا یہ فرمانا کہ "پھر یہاں تاویلات کرنی پڑیں گی" تو اس کے بارے میں ہم عرض کریں گے کہ جناب والا آپ کو تاویلات سے اتنی الرجی کیوں ہے حالانکہ آپ کے گروہ کے امام ابراہیم سیالکوٹی کا کہنا ہے کہ تاویلات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے منقول ہیں۔ [دیکھئے تاریخ اہل حدیث ص: ۳۱۸]

اب بتائیں کہ آپ کی دشمنی تاویلات سے ہے یا انبیاء کرام علیہم السلام سے۔

آگے لکھتے ہیں کہ انبیاء کرام علیہم السلام کے گناہوں کا تذکرہ منبر پر یا کتاب میں کرنا نقصان دہ ہے۔ [حکمۃ القرآن ۳۹۰/۱، جدید ایڈیشن ۳۰۰/۱]

تو کوثری صاحب! ہم آپ سے پوچھتے ہیں کہ یہ الحق الصریح اور حکمۃ القرآن [جو در اصل الباطل الصریح و تحریف القرآن ہیں] کیا یہ کتابیں نہیں ہیں؟ یقیناً کتابیں ہیں اور جب کتابیں ہیں تو کیا آپ نے نقصان نہیں کیا؟! اور حقیقت بھی یہی ہے کہ اسلام کو جتنا نقصان تم نے پہنچایا ہے اس کی مثال ملنی مشکل ہے۔

تو یہ بھی کتابیں ہی ہیں۔ اگرچہ تفسیر کو عمدہ بنانے کے لئے یہ لکھا گیا ہے کہ تفسیر

کا نام الہامی ہے۔ [ص: ۳ جدید ایڈیشن] لیکن کیا یہ گند اور خرافات بھی الہامی ہیں؟ یا آپ نے اپنے بڑوں کی نقش قدم پر چل کر یہ نظریہ قائم کیا ہے کہ یہ کتاب اللہ نے لکھا ہے۔

[کرامات اہل حدیث ص ۲۳]

بہر کیف، قارئین آگے دیکھتے جائیں کہ موصوف نے کیا گل کھلائے ہیں۔

یہاں تو موصوف نے دعویٰ کیا کہ انبیاء کرام علیہم السلام گناہوں سے پاک نہیں [معاذ اللہ] اب ہم ان سے ذرا اور تفصیل بھی دریافت کرتے ہیں کہ یہ گناہ کس وجہ سے ہوئے ہیں؟ کیا وجہ ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام سے گناہ صادر ہوئے؟ آیئے دیکھتے ہیں کہ موصوف اس کے جواب میں کیا لکھتے ہیں؟

انبیاء کرام علیہم السلام سے گناہ بوجہ شہوت و حرص کے ہوئے [معاذ اللہ]

یہ ظالم شخص انبیاء کرام علیہم السلام سے گناہ کے وقوع کی وجہ بتا رہا ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام سے گناہ کیوں ہوا؟ ہمارے ہاتھ تو اس کی عبارت نقل کرتے ہوئے بھی لرزتے ہیں، آنکھیں شرم سے جھکی جا رہی ہیں، لیکن کیا کریں قارئین کرام کو اس بد تمیز شخص کی اصلیت دکھانے کا اور کوئی راستہ بھی تو نہیں۔ تو جناب من! موصوف لکھتا ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام سے گناہ بوجہ حرص و شہوت کے ہوا ہے۔ [معاذ اللہ، استغفر اللہ من ذالک]۔ موصوف کی اصل عبارت ملاحظہ فرمالیں:

معصیت په دوه قسمه دے. [معصية اساسها الكبر]
يوهغه معصيت دے چې دهغے بنياد كبر يعني تكبر
وى. دويم معصيت [معصية اساسها الحرص والشهوة]
هغه دے چې دهغے بنياد حرص اوشهوت دے.
اول د دويم نه ډيرسخت دے اولنے معصيت د
ابليس دے او دويم معصيت دآدم عليه السلام دے.

[حكمة القران ۳۸۶/۱ ، جديد ايديشن ۲۹۶/۱]

ترجمہ: معصیت کی دو قسمیں ہیں۔ ایک معصیت وہ ہے جس کی بنیاد کبر اور تکبر ہو اور دوسری معصیت وہ ہے جس کی بنیاد حرص اور شہوت ہو۔ پہلی قسم دوسری سے زیادہ سخت ہے۔ پہلی قسم کی معصیت ابلیس کی معصیت ہے اور دوسری قسم معصیت آدم علیہ السلام کی معصیت ہے۔ (اصل عکس کتاب کے آخر میں ملاحظہ فرمائیں!)

یعنی شیطان نے جو گناہ کیا تھا وہ تکبر اور غرور کی وجہ سے کیا تھا اور آدم علیہ السلام نے جو گناہ کیا تھا وہ حرص اور شہوت کی وجہ سے کیا تھا۔ معاذاللہ

اب اگر میں کہوں کہ امین اللہ کوثری نے غیر مقلدیت شہوت پرستی اور حرص کی بنیاد پر اپنائی ہے تو کیا امین اللہ اور اس کے اندھے مقلدین اس بات کو برداشت کر سکیں گے۔ تف ہے ایسی غیر مقلدیت پر جس میں انبیاء کرام علیہم السلام کا بھی لحاظ نہیں کیا جاتا ہے۔

سچ سچ بتاؤ اگر تم حق پرست مقلد ہوتے تو کیا تم یہ بکواسات لکھتے؟ نہیں ہرگز نہیں کیونکہ مقلد تو اپنے امام کے تابع ہوتا ہے۔ آپ ہی کی کتاب التحقیق السدید ص ۷۴ اور " د تقلید حقیقت او د مقلدینو اقسام ص: ۲۱۳، پر بھی یہی قاعدہ لکھا ہے۔ لیکن واقعی کسی نے درست ہی کہا ہے کہ "غیر مقلد شتر بے مہار بن جاؤ پھر جو جی میں آئے کرتے جاؤ"۔

حالانکہ آپ نے اپنی کتاب " حکمة القرآن ص: ۲۰۴/۱ جدید ۲۱۱" میں شہوت کو کفار کی صفت کہا ہے۔ اور یہاں اللہ کے برگزیدہ نبی آدم علیہ السلام کے بارے میں لکھا ہے کہ ان کی معصیت شہوت کی وجہ سے تھی۔ معاذاللہ۔

آدم علیہ السلام عابد نہیں تھے۔ معاذاللہ

موصوف نے گستاخی کرتے ہوئے لکھا ہے کہ آدم علیہ السلام سے گناہ بوجہ شہوت ہوا تھا۔ [معاذاللہ] اب ذرا ہم موصوف کی کتابوں میں دیکھتے ہیں کہ آخر یہ شہوت ہے کیا چیز؟۔ اسی غرض سے جب ہم نے حکمة القرآن ۱۱۸/۱ جدید ۱۲۳/۱ کا مطالعہ کیا

تو وہاں لکھا تھا کہ "شہوت اور عبادت جمع نہیں ہوتے"۔ جب آدم علیہ السلام سے گناہ شہوت کی وجہ سے ہوا اور شہوت اور عبادت جمع نہیں ہوتے تو نتیجہ یہ نکلا کہ آدم علیہ السلام عابد نہیں تھے جب موصوف کے ہاں تارک الصلوٰۃ کافر ہے [حکمة القرآن ۱۵۸/۱] تو وہ شخص جو بالکل عبادت ہی نہیں کرتا وہ تو بطریقہ اولیٰ کافر ہوگا۔ نتیجہ یہی نکلتا ہے کہ موصوف کے ہاں آدم علیہ السلام معاذاللہ مسلمان ہی نہیں تھے۔ یہ ہیں غیر مقلدیت کے نتائج۔

انبیاء علیہم السلام کی طرف زنا کی نسبت:

موصوف غیر مقلدیت کے نشے میں کیا کیا گیت گائے ہیں ان میں کچھ تو آپ نے ملاحظہ فرمالئے۔ موصوف نے یہ الزام لگایا تھا کہ آدم علیہ السلام سے گناہ بوجہ شہوت کے ہوا، لفظ شہوت میں خود زنا مستتر ہے لیکن وہ چھپانے کی تاب نہ لا سکا اور مستتر معنی مظہر کیا اب صراحت سے لکھتا ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام سے زنا کی ایک قسم سرزد ہوئی ہے۔ چنانچہ لکھتا ہے:

> زنا کښې فرق وی، دبعضو خلقو زنا اعلیٰ [حقیقی] وی، دبعضو وسط درجه کښې وی او د بعضو ادنیٰ وی. نو د انبیاء کرامو اگرچه زنا حقیقی نشته لیکن هَم شته....او هَم یو نوع دزنا ده.[الحق الصریح: ۳۱۷/۱، طبع چهارم: ۳۳۶/۱ طبع اول] (اصل عکس کتاب کے آخر میں ملاحظہ فرمائیں!)

ترجمہ: زنا میں فرق ہوتا ہے، بعض لوگوں کی زنا اعلیٰ (حقیقی) ہوتی ہے، بعض لوگوں کی اوسط درجے کی ہوتی ہے جب کہ بعض لوگوں کی ادنیٰ۔ تو انبیاء کرام علیہم السلام سے اگرچہ حقیقی زنا نہیں ہوئی لیکن هَمّ موجود ہے اور هَمّ زنا کی ایک قسم ہے

لعنت ہو، بے حیائی کی بھی آخر کوئی حد ہوتی ہے۔ آپ ہی بتائیں اگر میں کسی غیر مقلد سے کہوں کہ "او زانی" یعنی آپ نے بھی زنا کی ہے اگرچہ حقیقی نہ سہی بلکہ

زنا کی ایک قسم کی ہے تو کیا وہ برداشت کر جائے گا۔ کاش ایسی عبارات لکھنے سے پہلے امین اللہ کا قلم خشک اور انگلیاں ٹوٹ جاتیں۔ یا کم از کم یہ خیال کرتا کہ میں احباب اور ریالوں کی سفیر کو خوش کرنے کے لئے اپنی آخرت کیوں تباہ و برباد کروں۔ آخر غیر مقلدیت انسان کی عقل پر پردہ ڈالتی ہے اور حق و باطل کی تمیز کرنے کی صلاحیت سلب کرتی ہے۔ افسوس ہے ایسے عقائد کے حاملین پر اور صد افسوس ایسے لوگوں پر جو ایسے عقائد رکھنے والوں کی حمایت کرتے ہیں۔

قارئین کرام! ہم نے آپ کے سامنے امین اللہ غیر مقلد کی اصل عبارات نقل کر دی ہیں۔ لیکن غیر مقلد غیر مقلد ہوتا ہے اس کے سامنے جتنا بھی حق بیان کرو وہ غیر مقلدیت کے نشہ میں اپنی غلط بات سے رجوع نہیں کرتا۔ یہ ان کی قسمت میں نہیں کہ وہ غلط بات سے رجوع کریں۔ الا ماشاء اللہ۔ اگر یہاں بھی تاویل کرنے کی کوشش کی تو ہم پہلے سے ہی اس کی عبارت پر تعبیر کرکے راستہ بند کرتے ہیں کہ اس نے لکھا ہے:

"ہر وہ لفظ جس میں اچھے اور برے دونوں معانی کا احتمال ہو تو وہ لفظ ترک کر دیا جائے گا اور ایسے الفاظ استعمال کریں گے جو خالص ہوں اور ان میں غلط معنی کا سرے سے احتمال ہی نہ ہو اور یہ ہر زبان میں ہو سکتا ہے۔ پشتو، فارسی، اردو۔

[عکس القرآن ۴/۳ جو کہ اصل میں تحریف القرآن ہے]

گویا کہ۔۔۔۔۔۔۔ اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

قارئین کرام! آپ نے ملاحظہ فرمالیا کہ امین اللہ غیر مقلد نے ترک تقلید کے نتائج و ثمرات میں انبیاء کرام علیہم السلام کو گنہگار، حرصی، شہوتی اور زانی تک لکھ دیا۔ اور ہم نے اصل عبارات بھی دکھائی کہ لوگوں کے خیال و سمجھ میں یہ بات نہ آجائے کہ موحدین اور متبعین سنت احناف امین اللہ غیر مقلد پر بہتان باندھتے ہیں۔ لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔

اب یہاں اٹک اور چھلانگ لگا کر امین اللہ کوثری نے یہودیوں کو بھی پیچھے چھوڑ دیا ہے، لکھتا ہے کہ پیغمبر علیہ السلام کا بھی ایمان خراب ہوتا تھا۔ معاذ اللہ۔

آپ یقین کریں کہ انسان جب غیر مقلد بن جاتا ہے بدون اجتہاد کے تو اس کی عقل پر پردہ چھا جاتا ہے اور پھر وہ حق و باطل کی تمیز تو در کنار عام باتیں بھی اچھے طریقہ سے نہیں کر سکتا۔ خوف خدا سے عاری امین اللہ غیر مقلد نبی کریم ﷺ کی دعا اللّٰھم نقنی من الخطایا کما ینقی الثوب الابیض نقل کرکے اس کی تشریح [تحریف] میں لکھتا ہے:

الثوب الابیض کنبں اشارہ دہ دیتہ چہ زہ ہم ډیرزر خیرنیږم پہ گناہونو سرہ اوایمان می خرابیږي۔ [الحق الصریح ۴/۱۹۳]

(اصل عکس کتاب کے آخر میں ملاحظہ فرمائیں!)

ترجمہ: الثوب الابیض میں اشارہ ہے اس بات کی طرف کہ میں بھی بہت جلد گناہوں سے آلودہ ہو جاتا ہوں، اور میرا ایمان خراب ہو جاتا ہے"۔ استغفر اللہ۔

اب کائنات کی محبوب ترین ہستی پر فائرنگ؟؟..... شرم تم کو مگر نہیں آتی... کیا تم ریالوں کے شوق میں اتنے اندھے ہو گئے ہو کہ یہ گندہ عقیدہ لکھتے وقت ذرا بھی شرم نہیں آئی۔ بزرگوں نے ٹھیک ہی کہا ہے: اذا فاتك الحياء فافعل ما شئت۔

چھری دل پر ہاتھ رکھ کر کہو کہ تم نے جو نسبتیں انبیاء کرام کی طرف کی ہیں یعنی گناہگار، حرصی، شہوتی اور زانی بلکہ معاذ اللہ بے ایمان ...... تو سچ بتا کیا یہ ساری چیزیں انبیاء کرام علیہم السلام کی اوصاف ہیں یا تجھ جیسے غیر مقلد کی؟ بشرطیکہ تم میں سچ کا مادہ موجود ہو۔ غیر مقلدیت کی بنیاد ہی جھوٹی باتوں اور بکواسات پر کھڑی ہے۔

قرآن کریم میں انبیاء کرام علیہم السلام کی تقصیرات بھی موجود ہیں:

فازلہما الشیطن کی تشریح کرتے ہوئے لکھتا ہے:

پہ دیکښ من وجہ دهغہ [آدم علیہ السلام] تقصیردے چہ

ولے خټو کښی گرځے او د فتنے ځائے ته ولے حاضر یږے

[حکمۃ القرآن ۱/۳۹۰، ۳۹۴، جدید ایڈیشن ۴۰۳، ۴۰۰]

ترجمہ: اس میں من وجہ ان کی [آدم علیہ السلام] کی تقصیر ہے کہ کیچڑ میں کیوں چلتے ہو اور فتنوں کے مقامات میں کیوں حاضر ہوتے ہو؟۔

سچ تو یہ ہے کہ فتنہ پرست تو خود تم ہو اور فتنوں والے مقامات میں بھی تم ہی حاضر رہتے ہو، اور رہی بات تقصیرات کی۔ تو وہ تم میں بدرجہ اتم موجود ہیں، اس سے بڑھ کر تقصیر اور کیا ہوگی کہ ایک شخص انبیاء کرام علیہم السلام کے بارے میں شنیع زبان استعمال کرے۔ اب معلوم ہوا کہ تم نے اپنی کتابوں میں جابجا مودودی کی تعریف اور توصیف کیوں کی ہے؟ اس کی وجہ اب سمجھ میں آئی کہ تم بھی اس کی تقلید کرتے ہوئے انبیاء علیہم السلام کے بارے میں زبان طعن دراز کرتے ہو لیکن تم تو اس سے بھی آگے بڑھ گئے۔ اعاذنا اللہ من ہذہ الخرافات۔

امین اللہ غیر مقلد ختم نبوت کا بھی منکر ہے:

اب تک آپ نے امین اللہ غیر مقلد کی مودودی کی تقلید میں کی گئی انبیاء کرام علیہم السلام کی شان میں گستاخیاں مشت نمونہ خروار کے طور پر ملاحظہ فرمالیں۔ لیکن اب آپ ملاحظہ فرمائیں گے کہ وہ مودودی سے بھی بہت آگے بڑھ کر قادیانیت کے وفادار بنے ہوئے ہیں۔ چنانچہ لکھتا ہے:

"ابوحنیفه چه ستاسو پیغمبر دے." [تحفۃ المناظر ص: ۱۳۴]

ترجمہ: ابوحنیفہ جو تمہارا پیغمبر ہے۔

یعنی احناف پر تہمت لگا کر خطاب کرتا ہے کہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تمہارے پیغمبر ہیں ہم تو یہاں امین اللہ غیر مقلد پر لعنت اللہ علی الکاذبین کا چف کریں گے۔ امین اللہ نے یہاں جیسے اپنی عادت کی مجبوری کی وجہ سے جھوٹ اور تہمت سے کام لیا۔ اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ موصوف کذاب دوسرے نبی کا بھی قائل ہے جس کی وجہ سے امام

الفقہاء، والمحدثین، امام الجرح والتعدیل امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کو پیغمبر ماننا۔ [نعوذ باللہ]

مقلدین موحدین و متبعین سنت کا جرم صرف یہی ہے کہ یہ لوگ اپنے من گھڑت اور خود ساختہ اقوال کے بجائے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی تشریحات کو سامنے رکھ کر چلتے ہیں جنہیں تم تابعی بھی مانتے ہو [التحقیق السدید: ۷۲] اور مجتہد بھی۔ [التحقیق السدید: ۱۹۶]۔ اور تمہارے رشتہ دار ابوعمار سیح اللہ حکیم نے اپنی کتاب "دخلو روامامانو مذهب" میں لکھا ہے "وہ خود بھی قرآن وسنت کے متبع تھے اور دوسروں کو بھی انہی چیزوں کی اتباع کا حکم دیا کرتے تھے۔

تمہارے قول کے مطابق امام صاحب تابعی اور مجتہد تھے اور قرآن وسنت کے تابع اور دوسروں کو قرآن وسنت کی اتباع کا حکم کرنے والے تھے۔ اور یہ بات تو تم بھی مانتے ہو کہ مقلدین صرف انہیں باتوں پر عمل کرتے ہیں جن کی امام صاحب نے اجازت دی ہو اور ہر اس چیز کو حرام سمجھتے ہیں جسے امام صاحب نے حرام کہا ہو۔ [التحقیق السدید ص ۴۷]۔........ تو ذرا سوچئے! بھلا وہ شخص جو قرآن وسنت کا تابع ہو، دوسروں کو اس کا حکم دینے والا ہو، وہ کسی ایسی چیز کو حرام کیسے کہہ سکتا ہے جسے قرآن وسنت نے حرام نہ کہا ہو یا ایسی چیز کو حلال کیسے کہہ سکتا ہے جسے قرآن وسنت نے حرام قرار دیا ہو؟ اور ایسے شخص کی تقلید میں کیا قباحت ہو سکتی ہے۔ ان کے اقوال [فقہ حنفی جو بقول آپ کے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے اجتہادات کا مجموعہ ہے] [التحقیق السدید ص: ۹۸، اور تقلید حقیقت ص: ۹۷] پر عمل کرنا حرام کیوں ہے؟ کچھ تو احساس کریں، ذرا اپنے گریباں میں جھانک کر دیکھئے؟ کیا تمہاری یہ حرکتیں خالصۃ اللہ کے لئے ہیں؟

آپ ہی اپنی اداؤں پہ ذرا غور کریں
ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

اس طرح کے الزامات اور بہتان طرازیوں کا احسن طریقہ سے پوسٹ مارٹم اور

دندان شکن جوابات کے لئے " غیر مقلدین کے جدید اعتراضات اور ان کی کتب سے جوابات " کا مطالعہ کریں۔ ان شاء شفاء کاملہ نصیب ہوگی۔

برادران اہل سنت ! ہمارا خیال تھا کہ ایک مختصر رسالہ لکھا جائے لیکن پھر بھی تفصیل کچھ زیادہ ہو گئی اگرچہ بے فائدہ نہیں ہوگی۔ ان شاء اللہ۔ لیکن کیا کریں ان ظالموں کے ساتھ کہ ظلم کی حدیں بھی کراس کر گئے ہیں۔ آئندہ صفحات میں مختصر طور پر امین اللہ کوثری کا آپریشن کریں گے۔



صحابہ رضی اللہ عنہم

امین اللہ کوثری کی نظر میں

ام المومنین امی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی گستاخی :

قارئین کرام ! صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ غیر مقلدین کا برتاؤ تو مفصل طور آپ " غیر مقلدین کے گمراہ کن عقائد " میں ملاحظہ فرمائیں گے۔ یہاں ہم مشت نمونہ خروار کے طور پر غیر مقلدین کے مجتہد العصر کے چند نظریات پیش کرنے کی جسارت کرتے ہیں۔

امی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا وہ ہستی ہیں کہ حضرت صادق و مصدوق ﷺ نے متعدد بار یہ کلمات فرمائے کہ مجھے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے معاملے میں ایذاء نہ دو۔ قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

" وما کان لکم ان تؤذوا رسول اللہ۔

تمہارے لئے یہ لائق نہیں کہ تم نبی ﷺ کو تکلیف دو۔ دوسرے مقام پر ارشاد ہے:

ان الذین یؤذون اللہ ورسولہ لعنہم اللہ فی الدنیا والآخرۃ۔

جو لوگ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو تکلیف دیتے ہیں، ان پر دنیا اور آخرت میں اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے "۔ اسی لئے تو فرمایا کہ وازواجہ امہاتہم نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات مومنین کی مائیں ہیں اور پھر اس کو مزید موکد فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا " ولا ان تنکحوا ازواجہ من بعدہ ابداً "

بلکہ ایک صاحب فیض عالم صدیقی غیر مقلد کی کتاب " صدیقہ کائنات " کے ابتدائیات میں لکھتے ہیں کہ " حضرت صدیقہ کائنات جس حجرہ میں قیام پذیر تھیں، اس کا مرتبہ عرش سے بھی ارفع واعلیٰ ہے۔ [صدیقہ کائنات ص: ۳۱]

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جماعت کی طرف غلط نسبتیں کرنے والے لوگ تو رافضی مشہور تھے لیکن یقین کیجئے کہ غیر مقلدین رافضیوں سے بھی سبقت لے گئے ہیں یہ میں تہمت وجھوٹ نہیں کہہ رہا کیونکہ خدا کے سامنے پیشی ہوگی اور ذرہ ذرہ کا حساب ہوگا۔

اب صورتحال یہ ہے کہ رافضی بھی غیر مقلدین ہی کتابوں سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر تبرابازی کے لئے ٹریننگ حاصل کرتے ہیں۔ حق بات تو یہ تھی کہ ان کی خوب مرمت کرتے لیکن ضد کی وجہ سے شیعوں کو تو مسلمان کہہ دیا [فتاویٰ نذیریہ ۳/۳۱۷] لیکن اس کے مقابل میں موحدین کو کافر اور مشرک بولنے اور لکھنے سے ان کو شرم نہیں آئی۔ [تحفۃ المناظر، حقیقۃ التقلید، جنتی گروہ، سیاحۃ الجنان وعام کتب غیر مقلدین]

امین اللہ کوثری نے رافضیوں کے ساتھ جو رشتہ داری قائم کی ہے۔ یہاں ہم وہ حوالہ پیش کرتے ہیں۔ کہ جس طرح رافضی امی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی توہین کرتے ہیں اسی طرح امین اللہ نے بھی ام المؤمنین کی گستاخی کرتے ہوئے لکھا ہے:

دعائشے مطلب دادے چه [فلانکی مسئله کښې، ناقل] ماد خپل وړوکتیا او بیوقوفئ په وجه دا کار او کړو. [فتاوی الدین الخالص: ۲/۲۲ مسئله نمبر: ۲۰۵]

(اصل عکس کتاب کے آخر میں ملاحظہ فرمائیں!)

ترجمہ: عائشہ رضی اللہ عنہا کا مقصد یہ ہے کہ [فلاں مسئلہ میں، ناقل] میں نے اپنی کم عمری اور بے وقوفی کی وجہ سے یہ کام کیا۔ استغفر اللہ۔

اگر میں کہوں کہ یہ بات لکھتے وقت امین اللہ ریالوں کے نشہ میں بے وقوف تھا تو میرے خیال میں بے جانہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں غیر مقلدیت سے بچا کر اسلاف کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ [آمین]۔

عائشہ رضی اللہ عنہا نے شریعت کی بجائے اپنا گمان ذکر کیا:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات حسرت آیات کے بعد جب سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے

عورتوں کو مسجد جانے سے یہ کہہ روک لیا تھا کہ اگر اس زمانہ میں نبی کریم ﷺ زندہ ہوتے تو وہ بھی روک لیتے۔ [بخاری ومسلم]

امین اللہ کوثری ام المؤمنین کے اس قول کا مذاق اڑاتے ہوئے لکھتا ہے:

دعائشے دقول نه کراهت نه ثابتیږی ځکه دے خپل ګمان ذکر کړیدے. [الباطل الصریح ۶/۱۲۰]

ترجمہ: کہ عائشہ [رضی اللہ عنہا] کے قول سے کراہت ثابت نہیں ہوتی کیونکہ یہ تو اس نے اپنا گمان ذکر کیا ہے۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات بڑے بڑے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی موجودگی میں کہی ہے بالفرض اگر یہ شریعت کے خلاف ہوتی تو کیا وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس پر خاموش رہ سکتے تھے؟........ یہ ہیں غیر مقلدین کے کرتوت۔

کسی نے خوب کہا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کسی کی عقل کو سلب کرتا ہے تو اس میں غیر مقلدیت آجاتی ہے۔

عائشہ رضی اللہ عنہا نے لوگوں کو عظیم خیر سے محروم کیا: [معاذ اللہ]

امین اللہ کوثری آگے جاکر ایک اور حملہ کرتا ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے لوگوں ایک بڑے خیر سے محروم کیا۔ چنانچہ لکھتا ہے:

زنانه ددے عظیم خیرنه محروم کول بغیرد الله اود رسول دحکم نه صحیح نه دی. [الباطل الصریح ۶/۱۲۰]

کہ عورتوں کو اس عظیم خیر سے محروم کرنا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے حکم بغیر صحیح نہیں ہے۔

کیا ہم یہ پوچھ سکتے ہیں کہ جس وقت اللہ تعالیٰ نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اپنی رضا کی سرٹیفیکیٹ دے رہا تھا تو کیا اس وقت اللہ کو معلوم نہیں تھا کہ یہ لوگ بعد میں میری شریعت کی خلاف ورزی کریں گے۔ امین اللہ کے فتوے

سے دو باتیں معلوم ہوئیں۔

اولاً: یہ کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے شریعت کے بیان کے بجائے اپنی گمان ذکر کیا۔ اسلئے تو کراہت کا درجہ بھی ثابت نہیں ہوتا۔

ثانیاً: یہ کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے لوگوں کو عظیم خیر سے منع کیا۔

دراصل امین اللہ کا مقصد اس قسم کی عبارات سے خود اپنے آپ کو خیر سے محروم کرنا تھا اور بس۔

صحابہ رضی اللہ عنہم شریعت کے خلاف کرتے تھے:

غیر مقلدین حق کے خلاف جتنے کام کرتے ہیں وہ روز روشن کی طرح عیاں ہیں۔ لیکن اپنے کردار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر چسپاں کرتے ہیں۔ امین اللہ غیر مقلد اپنے نامہ اعمال کو سیاہ کرنے اور لوگوں کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بدگمان کرنے کے لئے لکھتا ہے:

"بہت سے صحابہ حق کے خلاف کام کرتے تھے"۔ [الحق الصریح ۱/۲۹۷، جدید ۱/۱۷۲]۔

مثال میں سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور سیدنا بلال رضی اللہ عنہ، پیش کئے ہیں۔ اور پھر اس پر دو صفحات سیاہ کئے ہیں۔

امین اللہ کو کس نے یہ اختیار دیا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر بہتان طرازی کرکے لوگوں کو ان سے بدگمان کرتے ہو۔ حالانکہ امین اللہ نے اپنی کتاب [التحقیق السدید ۱۰۲ اور رد تقلید حقیقت ۱۶۲] میں لکھا ہے کہ صحابہ آپس میں ایک دوسرے پر رد کرسکتے ہیں لیکن دوسروں کے لئے جائز نہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر رد کرے۔ اب تم بتاؤ کہ تم نے اس ناجائز کام کا ارتکاب کیوں کیا۔ اور پھر اتنے بڑے بڑے صحابہ؟

عمر رضی اللہ عنہ نے 50 فتوے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف دیئے:

امین اللہ کوثری نے سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی شان میں گستاخی کرتے ہوئے کہا ہے کہ عمر نے 50 فتوے احادیث کے خلاف دیئے ہیں۔ [کیسٹ "تقلید کے خرافات، یہ کیسٹ ہمارے پاس موجود ہے]

لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ اے ظالم انسان تمہیں تحقیق کے لئے یہی ملا تھا اور اللہ تعالیٰ نے تجھے یہ قیمتی وقت اس لئے دیا ہے کہ تم بیٹھ کر اس کے نبی کے دوستوں کے فتاویٰ گنو۔ کہ فلاں نے حق کے خلاف اتنے فتوے دیئے اور فلاں نے اتنے۔

ہم تو تمہارے ساتھ بغض للہ اس لئے رکھتے ہیں کہ تم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر تبرابازی کرتے ہو۔ اور اس بات کا اقرار تم بھی کرتے ہو کہ جو لوگ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے خلاف کرتے ہیں مقلدین ان کا سختی سے رد کرتے ہیں۔ [الدین الخالص ص: ۳۹۳ ج: ۲]

تم اس ہستی کے بارے میں کہتے ہو کہ اس نے پچاس مقامات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کی ہے" جس کے بارے میں خود نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اگر میرے بعد نبی ہوتا تو عمر ہوتا۔ وہ ہستی جس کی باتوں کو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کے الفاظ بنا کر نازل کیا ہو اور ایک نہیں متعدد مقامات پر ایسا ہوا ہے۔

قارئین کرام! اب آپ خود سوچیں ایک طرف غیر مقلدین ملاؤں جو ریال کے لئے سب کچھ قربان کرتے ہیں کی جھوٹی باتیں ہیں اور دوسری طرف آقائے دوجہان صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بارے میں نکلے ہوئے الفاظ ہیں۔ کس کو ترجیح دی جائے گی۔ ہم تو اپنے معصوم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بات مانیں گے اور رہے غیر مقلد تو انہیں اپنے ملاؤں کی جھوٹی باتیں مبارک ہوں۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جاہل تھے۔ معاذ اللہ

غیر مقلدین حضرات احناف کو یہ طعن دیتے ہیں کہ تمہارے اصول فقہ کی کتاب "نورالانوار" میں لکھا ہے کہ امام شافعی جاہل تھے۔ [حنفیوں کے ۳۵۰ سوالوں کے جوابات]

حالانکہ وہاں لفظ جہل سے مراد عدم علم ہے نہ کہ عام توہین والا کلمہ۔ اگرچہ وہ مرجوح بھی ہے لیکن غیر مقلدین ہر جگہ انصاف کو ذبح کرتے ہیں۔ اس لئے ہم اب آپ کو آئینہ دکھاتے ہیں کہ ہم پر الزام لگانے سے پہلے ذرا اپنے گھر کی بھی خبر لیں۔

آپ ہی کی محفل سجا رہا ہوں

امین اللہ غیر مقلد امیر صنعانی غیر مقلد کے حوالہ سے بلا تبصرہ نقل کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اس کو [صحابی کو، ناقل] اعادے کا حکم اس لئے نہیں دیا کہ ہو سکتا ہے یہ صحابی جاہل ہوں۔ [الحق الصریح شرح مشکوۃ ص: ۹۸ ج:۵]۔

عجیب بات ہے کہ خود تو مجتہد بننے کا دعویٰ کرتے ہیں لیکن صحابی کو جاہل کہتے ہیں

[د تقلید حقیقت اور د مقلدینو اقسام ص: ۲۸۵]

اگر یہاں ان کی مراد جہالت سے لاعلمی کی طرف اشارہ ہو تو پھر ہم پر مرجوح عبارت کی وجہ سے ہم پر تنقید کیوں کرتے ہیں؟۔

۲۔ دوسری جگہ لکھتا ہے: نبی پاک ﷺ نے وتر اور تہجد سے متعلق فرمایا کہ "اوتروا یا اهل القرآن" تو ایک اعرابی نے کسی سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ نے کیا فرمایا تو آپ ﷺ نے اسے فرمایا کہ "ليس لك ولا لاصحابك" میں نے جو کہا وہ تیرے اور تیرے دوستوں [اعرابیوں] کے لئے نہیں ہے۔ اس کے آگے لکھتا ہے:

خکه جاهلانو ته کوره او تهجد او وترو ته

کوره . [الحق الصريح : ۳۶۹ ج:۵]

یعنی جاہلوں کا تہجد اور وتروں سے کیا واسطہ؟۔

آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ یہاں صحابی کے لئے جس طرح لفظ جاہل استعمال کیا ہے اسی طرح لفظ اعرابی بھی استعمال کیا ہے۔ کسی غیر مقلد نے اس پر انگلی نہیں اٹھائی اور امین اللہ کو تنبیہ اور طنز کا نشانہ نہیں بنایا لیکن اس کے برعکس جب وائل بن حجر کو اعرابی کہا گیا تو غیر مقلدین کے مناظر اور استاذ الاساتذہ کے لقب سے ملقب مولوی عبدالغفار محمدی غیر مقلد نے اپنی کتاب میں احناف پر طنز کرتے ہوئے لکھا کہ:

احناف نے وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کو اعرابی لکھا ہے، بتائیے
وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کو بدو کہنا ان کو گالی دینا نہیں تو اور کیا ہے؟

[حنفیوں کے ۳۵۰ سوالات کے جوابات ص ۱۰۶]

تو ہم غیر مقلدین سے ان ہی کے الفاظ میں پوچھتے ہیں کہ بتائیے صحابی کو اعرابی [بدو] کہنا صحابی کو گالی دینا نہیں تو اور کیا ہے؟۔

نہ تم صدمے ہمیں دیتے نہ ہم فریادیوں کرتے
نہ کھلتے راز سربستہ نہ یوں رسوائیاں ہوتیں

۳۔ تیسری جگہ لکھتا ہے: معاویہ بن الحکم السلمی کی حدیث گزر چکی ہے کہ ایک شخص نے چھینکنے والے کو جواب دیا بحالت نماز و بحالت جہالت۔ [الحق الصریح ۵۲۰ ج ۴]

افسوس کہ غیر مقلدین کو عقل کی بیماری لگی ہے، اگر یہ بیماری لاحق نہ ہوتی تو کبھی بھی ایسے الفاظ منہ سے نہ نکالتے۔ کیونکہ غیر مقلدین نے خود لکھا ہے کہ ایسے الفاظ استعمال کرنے سے گریز کرنا چاہئے جن میں صحیح اور غلط دونوں معانی کا احتمال ہو۔ [حکمۃ القرآن ۵، ۴ ج ۲]

آپ کو عقل کی بیماری کیوں نہ لگے گی کہ تم نے مقام آخر میں لکھا ہے کہ جو شخص صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر اعتراضات کرتا ہے تو وہ بڑا بے وقوف ہے۔ [حکمۃ القرآن ۱۴۰ ج ۲]

اور آپ کی کتابیں چیخ چیخ کر کہتی ہیں کہ تو نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر کتنی تبرا بازیاں کی ہیں۔

وہ بمباریاں جو غیر مقلدین غیر منصفین، علماء حق پر لفظ جہالت اور اعرابی کی وجہ سے کرتے ہیں تو وہی الفاظ آپ کی کتابوں میں بھی موجود ہیں۔

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا

قرآن کریم کو چھوم نہیں سکتے مگر شرم گاہ کو چھوم سکتے ہو؟

برادران اہلسنت! انسان جب تقلید کو خیر باد کہہ کر اپنے خود ساختہ نظریات واجتہاد کے تحت زندگی گزارنے کی کوشش کرے تو اس طرح خرافات و گستاخیات میں سرکش ہو گئے۔ ابھی ایک نمونہ اور بھی دکھاتے ہیں کہ ترک تقلید کی کیا شر

ہے۔ اور پھر ان ترک تقلید کے مدعیان (غیر مقلدین) کے ہاں قرآن کریم کی کیا تعظیم ہے اور اپنے آقا ملکہ وکٹوریہ انگریز کے محبوب ترین (شرگاہ ولوازمات شرمگاہ) کے ساتھ کتنی عشق ومحبت ہیں تو وہ آپ لوگ بمعہ حوالہ ملاحظہ فرمائیں،

امین کوٹری غیر مقلد سے سوال ہوا کہ قرآن کریم کو چھوم سکتے ہو یا نہیں؟ توجواب میں کہا گیا کہ نہیں اسکو چھوڑنا چاہیئں (یعنی نہیں چھوم سکتے)

[الدین الخالص: ۱/۱۵۲ مسئلہ: ۴۹]

یہ چھومنا تو صحابی یعنی عکرمہ ؓ کا عمل تھا جو کہ امین اللہ نے کہا کہ اس صحابی والے کام تو چھوڑنا چاہئیں لیکن جب اپنے آقا وسرکار انگریز کی محبوب مشغلہ والا عمل آیا تو کہا کہ:

"پاتی شو دَ (شرمگاه) ښکلولو مسئله نو دَ پورتنو احادیثو دَ کتلو نه معلومه شوه چه دا هم (یعنی شرمگاه) دَ نورو اندامونو په شان یو اندام دی، نو که ښځی ورون، سینه، خیټه وغیره ښکلول صحیح وی (او دا خو صحیح دی) نو دَ فرج او ذکر په ښکلولو کښې هم څه مانع نشته." [امین الفتاوی: ج: ۲ ص: ۳۵۵]

ترجمہ: رہ گیا شرمگاہ چھومنے کا مسئلہ: جب اوپر احادیث کے دیکھنے سے معلوم ہو گیا کہ یہ شرمگاہ بھی عام اندام کی طرح ہیں جب اپنی بیوی کے ران، سینہ، پیٹ وغیرہ چھومنا صحیح ہیں اور یہ تو صحیح ہیں تو فرج (عورت کی شرمگاہ) اور ذکر (آدمیوں کے شرمگاہ) کے چھومنے میں کوئی مانع نہیں (یعنی چھوم سکتے ہو۔ ناقل)

بھائیوں دیکھو تو سہی! یہ مسئلہ اور اوپر والا مسئلہ پھر ذرا دیکھو اور اپنی دل ودماغ خالی الذہن کرکے آخرت کی فکر اور قبر کی وہ تاریک لمحات پیش نظر کرکے سوچ لے کہ قرآن کریم کی تعظیمی طور پر چھومنا جو کہ عکرمہ ؓ صحابہ رسول ﷺ سے ثابت ہے [المستدرک] اور اسی طرح حافظ ابن حجر العسقلانی الشافعی ؒ نے بھی فتح

الباری ج: ۵ اور ابن کثیر ؒ نے البدایہ والنہایہ میں بلکہ مختلف علمائے کرام نے مستحب لکھا ہے لیکن آپ تقلید اسلام کو چھوڑ کر علامہ ابن تیمیہ ؒ کے تقلید کو لازم پکڑ کر چھوڑنے کی ترغیب دی ہیں لیکن جب انگریزوں کی محبوب ترین عمل کے وقت آ جائیں تو پھر لبیک کہہ کر تیار ہوتے ہو کہ قرآن کریم کو مت چھوموالبتہ شرمگاہ کو چھومو۔ سبحان اللہ

اس فتوے سے غیر مقلدین کے نزدیک قرآن کریم کی تعظیم بھی معلوم ہوا اور صحابی کے اقوال کے وزن بھی معلوم ہو گیا کہ انکے نزدیک صحابہ کرام کے اقوال کے کتنے تعظیم وتکریم کی کتنی بے عزتی وبے حرمتی کرتے ہیں آپ لوگ وہ تفصیل کے ساتھ "الوھابیہ تعریفھا وعقائدھا المعروف بہ غیر مقلدین کے گمراہ کن عقائد" میں ملاحظہ فرمائینگے۔ انشاء اللہ

غیر مقلدین عموما عمر ؓ پر تبرا بازی کرتے ہیں: کیوں نہ کرے گی کہ غیر مقلدین کے زیادہ تر مسائل عمر ؓ کے مسائل سے مخالف ہیں مثلاً تراویح وطلاق ثلاثہ وغیرھما تو اسلئے بیس رکعات تراویح کو غیر مقلدین بدعت کہتے ہیں۔ جنکی تفصیل انشاء اللہ "غیر مقلدین کے گمراہ کن عقائد" میں دیکھیے یہاں صرف امین اللہ نے کہا کہ عمر ؓ نے تراویح کو بدعت کہا اور سنت نہیں کہا۔

اصل عبارت ملاحظہ فرمائیں:

"هم دا عمر ؓ خلیفه راشد دے لیکن په رمضان کښې په تراویحو باندی دَ خلقو راجمع کولو ته ئې بدعت وئیلی ... سنت ئې ورته نه دی وئیلی. [الدین الخالص: ج: ۲ ص: ۸۲، مسئلہ: ۲۲۶]

ترجمہ: اور یہ عمر ؓ ہی خلیفہ راشد ہے لیکن رمضان میں تراویح پر جمع کرنے کو بدعت کہتے، اسکو سنت نہیں کہا ہے۔

قارئین کرام! اصل میں کوثری صاحب یہ تاثر دینا چاہتا ہے کہ تراویح سنت کے

مقابلے میں بدعت ہے نہ کہ سنت۔ حالانکہ ادھر عمر رضی اللہ عنہ نے جو بدعت کا لفظ استعمال کیا ہے۔ تو وہ بدعت اس سے معروف بدعت مراد نہیں جو کہ سنت کے مقابلے میں آئی ہے اور اسکی مذمت بیان کی گئی ہیں بلکہ اس سے مراد لغوی بدعت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے جس طرح اہتمام کیساتھ قائم کیا دیکھا تو اس وجہ سے یہ بدعت لغوی ہے اور یہ اسطرح بدعت لغوی ہے جسطرح آپ نے اپنی کتاب فتاویٰ الدین الخالص ج: ۳ ص: ۲۹۴ میں "قرآن کریم کو مصحف میں لکھنا" اسکو بدعت کہا ہے یعنی بدعت لغوی بلکہ اسطرح بدعت لغوی ہے جس طرح آپ یعنی آپ کی پیدائش بھی بدعت لغوی ہے۔ اگرچہ اعمال میں بدعت شرعی ہے۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بدعتی تھے۔ معاذاللہ

امین اللہ غیر مقلد نے ایک رسالہ لکھا ہے "جمعے نے دن جمعہ سے پہلے سنتوں کی حیثیت" اس میں لکھا ہے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے جو نماز جمعہ باجماعت سے پہلے سنتیں پڑھا کرتے تھے اگرچہ یہ حدیث بھی صحیح ہے لیکن پھر بھی بدعت ہیں العیاذ باللہ۔ یعنی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بدعت والا کام کرتے؟ یعنی بدعتی تھے؟ کتنی افسوس کی بات ہے۔

اصل عبارت ملاحظہ فرمائیں:

" جواب دا دے چه بالکل حدیث دَ ابن مسعودؓ صحیح دے۔ ترمذی، طبرانی وغیرهما نقل کرے دے۔" [ص: ۷ و ۲۲]

ترجمہ: جواب یہ ہے کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث بالکل صحیح ہے۔ ترمذی، طبرانی وغیرھما نے نقل کی ہے۔

ادھر امین اللہ صاحب نے اقرار کر لیا یعنی دو جگہوں پر (ص: ۷ و ۲۲) کہ یہ حدیث صحیح ہے لیکن..... اصل عبارت ملاحظہ فرمائیں۔

"دَ دے خلورو کعاتو دَ بدعت نه خان اوساتئ دَ جمعې دَ مانځه نه مخکښې دَ سنتو حیثیت ص: ۲۰"

استغفر اللہ یعنی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے جو رکعات کی تھی وہ بدعت ہیں۔

ظالموں! آپ لوگ اتنے بے خوف ہو اور دل خوف خداوندی سے خالی ہے کہ اتنی جرأت کے ساتھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر تبرا بازیاں کرتے ہو۔

واقعی
خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے
خصوصاً غیر مقلدیت کی گندی وبا سے

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اقوال حجت نہیں:

یہاں تک تو آپ نے ملاحظہ فرمالیا کہ غیر مقلدین صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مخالف قرار دے رہے تھے۔ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر ان کی تبرابازی کی ایک جھلک آپ نے دیکھ لی۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کے افعال کے بارے میں تو آپ نے پڑھ لیا کہ امین اللہ کے کیا نظریات ہیں ابھی ذرا اقوال صحابہ رضی اللہ عنہم سے متعلق بھی امین اللہ کونڑی کا نظریہ ملاحظہ فرمالیں۔

موصوف " کانی اسندت الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم " کی تشریح میں لکھتا ہے:

"نبی علیہ السلام کو ذکر کیا، باوجود اس کے کہ اس کتاب میں تابعین اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اقوال بھی موجود ہیں لیکن ان کے اقوال حجت نہیں تو ان کی سند ذکر کرنا بھی ضروری نہیں۔ [الحق الصریح ۱/ ۴۳ طبع اول، ۱/ ۵۰ طبع چہارم]

دوسری جگہ لکھتا ہے:

"موقوف حدیث [صحابی کا قول، ناقل] میں اصل یہ ہے کہ یہ حجت نہیں کیونکہ یہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اقوال وافعال ہیں۔ [الدین الخالص ص: ۸۱ جلد: ۲]

مقام آخر میں لکھتا ہے: یہ صحابی کا اجتہاد ہے اس کے ساتھ مرفوع حدیث نہیں ہے تو یہ امت کے لئے حجت نہیں [الحق الصریح ۳/ ۶۷]"

تو ان اقوال سے معلوم ہوا کہ ان کے نزدیک صحابی کا قول و فعل حجت نہیں اور مزے کی بات یہ ہے کہ مطلق صحابی کا قول بلا حجت قرار دیا، یہ نہیں کہا کہ جب مرفوع حدیث کے خلاف ہو۔

ایک دو حوالے تو ہم نے اوپر ذکر کئے ہیں جب کہ بہت سارے حوالے ابھی باقی ہیں طوالت سے بچنے کے لئے ہم ان کتابوں کے صرف صفحات اور جلد نمبر لکھ دیتے ہیں جن میں لکھا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اقوال حجت نہیں۔ ملاحظہ فرمائیں:

فتاویٰ الدین الخالص ۱/۱۰۳، ۱۰۳/۲، ۸۰/۲۔ الحق الصریح : ۳۹۹/۱، ۱۰۰/۲، ۵۳۱/۴، ۱۳۳/۵۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: "فان آمنوا بمثل ما آمنتم به فقد اهتدوا" لیکن غیر مقلدین ان کے خلاف جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان سے بچائیں۔ آمین

امین اللہ غیر مقلد کا جھوٹ:

آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ امین اللہ نے قرآن و حدیث کا نام لے کر کتنی گستاخیاں کیں، جو اس کی کذب بیانی پر دلالت کرتی ہیں۔ اب ہم امین اللہ کی مزید کذب بیانیاں ذکر کرتے ہیں جو صریح جھوٹ ہیں۔ جن کی پوری تفصیل آپ ماہنامہ "ترجمان احناف" میں دیکھ سکتے ہیں۔

[۱] امین اللہ نے اپنی غیر مقلدیت کی مجبوری کی وجہ سے جھوٹ بولتے ہوئے کنز العمال ص ۵۷/۱۱، اور حیاۃ الصحابہ ۱۶۹/۳ کے حوالہ سے تقلید کے رد کے لئے سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا ایک اثر پیش کیا ہے [د تقلید حقیقت او د مقلد ینو اقسام ص ۴۰، تحقیق السدید ص ۱۳۷]

ہم طوالت کے خوف سے وہ اثر نقل نہیں کرتے۔ لکھتے لکھتے آخر میں لکھتا ہے کہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "کہ پہلی امتیں بھی ملاؤں کی تقلید کی وجہ سے تباہ ہوئیں" میں کہتا ہوں کہ اگر تم عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا یہ قول مذکورہ حدیث میں دکھا دو تو منہ مانگا انعام دوں گا............ لیکن

[۲] امین اللہ غیر مقلد لکھتا ہے:

" ایک مقلد لکھتے ہیں کہ " الحق والانصاف ان الترجیح لشافعی فی هذا المسئلة ونحن مقلدون یجب علینا التقلید۔ [د تقلید حقیقت ص: ۲۹۲، تحفۃ المناظر ص ۷، پشتو]

امین اللہ ! تم تلبیسات کیوں کرتے ہو ؟ ایسی کیا مجبوری ہے کہ تم قدم قدم پر جھوٹ بولتے ہو۔ واقعی بہت پہلے مفتی ابو یوسف درویش رحمہ اللہ نے تمہارا جو آپریشن کیا تھا اور تمہاری تلبیسات کو تار تار کر دیا تھا تو انہوں نے ایک بہت ہی زبردست جملہ کہا تھا کہ غیر مقلدین جب تک جھوٹ نہ بولیں تب تک ان کا مذہب ثابت ہی نہیں ہوتا کہ ان کے مذہب کی بنیاد ہی جھوٹ و فریب کاری پر ہے۔

تم نے یہ عبارت حقیقت سے بے خبر اور عام لوگوں کو ورغلانے کے لئے پیش کی ہے۔ اگرچہ اس کا جواب "غیر مقلدین کے جدید اعتراضات اور ان کی کتب سے ان کے جوابات" میں تفصیلی آرہا ہے، یہاں ہم صرف اپنا مقصد بتاتے ہیں کہ خائن صاحب ! یہ ایک نہیں بلکہ دو مقلدین کا مقولہ ہے۔ "الحق .... سے فی هذه المسئلة" تک علامہ شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ کا مقولہ ہے اور "نحن مقلدون.." سے فاتح غیر مقلدیت خطیب الہند محمود الحسن رحمہ اللہ کا مقولہ ہے۔ اس مقولہ کے دو قائلین تم بھی تسلیم کرتے ہو، بھول گئے ہو تو اپنی کتاب "التحقیق السدید ص ۱۸۹، د تقلید حقیقت او د مقلدینو اقسام ص ۸۳ و حقیقۃ التقلید ص ۱۶۸ کا مطالعہ کیجئے۔ لعنة الله علی الکاذبین

[۳] امین اللہ غیر مقلد علامہ ابن القیم رحمہ اللہ کے حوالہ سے لکھتا ہے:

چوتھی اجماعی دلیل [د رد تقلید میں، ناقل] علامہ ابن قیم اعلام الموقعین میں فرماتے ہیں کہ : و کل الائمة التابعین و تابعوهم یصرحون بذم القیاس وابطاله والنهی عنه۔

امام ابن قیم فرماتے ہیں کہ تابعین اور تبع تابعین علماؤں نے تقلید کا رد صراحت سے کیا ہے اور تقلید و قیاس کی برائی بیان کی ہے۔

[التحقیق السدید ص ۱۶۳، د تقلید حقیقت ص ۵۷، حقیقۃ التقلید ص ۱۳۶]

امین اللہ ! تم انصاف کی نظر سے [نہ کہ غیر مقلدیت کی نظر سے] دیکھو کہ مندرجہ بالا عبارت میں خط کشیدہ الفاظ کون سے عربی الفاظ کا ترجمہ ہیں؟۔اپنے حوارئین اور سادہ لوح عوام کی نظروں میں اپنے آپ کو اونچا ثابت کرنے کے لئے جھوٹ کا سہارا کیوں لیتے ہو؟۔ کیا عدالت خداوندی میں پیشی نہیں ہوگی؟ تقلید کا رد ضروری ہے یا جھوٹ، بہتان اور تلبیس سے بچنا؟

قارئین کرام! موصوف تقلید کے رد میں اتنے اندھے ہوگئے ہیں کہ ایک جگہ لکھتا ہے:

"بارھواں : پوچھنا یہ چاہتا ہوں کہ تم تقلید کیوں کرتے ہو؟ حالانہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین نے چوتھی صدی تک تقلید نہیں کی"۔

[التحقیق السدید ص ۲۰۲، و تقلید حقیقت ص ۱۰۱]

قارئین کرام! ذرا اس احمقانہ باتوں کو دیکھئے کہ آخر وہ کون سے صحابی یا تابعی ہیں جو چوتھی صدی تک زندہ رہے تھے؟۔

یہ صرف امین اللہ کی نہیں بلکہ ہر غیر مقلد جب غیر مقلدیت کے نشے سے سرشار ہو جاتا ہے تو اس طرح کی بڑھکیں مارتا ہے۔ وجہ اس کی شہرت کا حصول ہوتا ہے۔ دیکھئے ان کے استادوں کے استاد اور مناظر مولوی عبد الغفار محمدی اپنی کتاب "حنفیوں کے 350 سوالات کے جوابات" میں لکھتا ہے کہ:

"حنفیوں نے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے تلوار کے ساتھ جہاد کیا" [ص ۳۴۶]

آخر تعصب اور ناہنجاری کی بھی کوئی حد ہوتی ہے.......موتوا بغیظکم۔

[۴] امین اللہ، غیر مقلدیت کا مظاہرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ:

تقلید کو بے بنیاد اور مردود ثابت کرنے کے لئے صرف یہ عقلی دلیل کافی ہے کہ تقلید چوتھی صدی ہجری کی پیداوار ہے۔ اس سے پہلے لوگ اس کے مفہوم تک سے ناآشنا تھے۔ [حقیقۃ التقلید ص ۱۱۲، التحقیق السدید ص: ۱۲۴، ۱۹۱]

قارئین کرام! ہم دور جانے کی بجائے امین اللہ ہی کی تحریرات اور اقوال سے ثابت کرتے ہیں کہ تقلید چوتھی صدی ہجری سے قبل بھی موجود تھی۔ چونکہ امین اللہ نے یہ سب کچھ تقلید کی تردید کے نشہ میں آکر لکھ مارا ہے، اس لئے ہم دیگر ادلہ کو چھوڑ کر صرف اسی کی تحریرات سے دکھاتے ہیں۔

کچھ عرصہ قبل امین اللہ کے ساتھ پشاور میں مولانا مفتی مجیب الرحمٰن صاحب کا مناظرہ تھا، دوران مناظرہ امین اللہ نے کہا کہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے تقلید سے منع کیا ہے۔[کیسٹ نمبر ۲ سائڈ دوم] اسی طرح حقیقۃ التقلید اردو ۱۵۱، اور التحقیق السدید ص ۷۰ میں امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ بزعم فاسد رد تقلید ثابت کرنے کے لئے ناکام کوشش کی ہے۔ حالانکہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ چوتھی صدی ہجری سے پہلے گزرے ہیں۔ بقول آپ کے انہوں نے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بھی دیکھا ہوا ہے۔[التحقیق السدید ص: ۷۲، حقیقۃ التقلید ص ۶۷] حتی کہ آپ نے تو یہ بھی لکھا ہے کہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ خود بھی تقلید کے عامل تھے۔ اصل عبارت یوں ہے:

اوامام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نہ داخبرے نقل دی نوھغہ دبعض تابعینو تقلید کریدے پہ دے مسائلوکښ. [الحق الصریح: ۲/ ۳۹۸]

ترجمہ: امام صاحب سے جو باتیں نقل ہیں ان مسائل میں انہوں نے بعض تابعین کی تقلید کی ہے۔

ایک اور مقام پر لکھتا ہے: امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے اپنے استاد عطاء بن ابی رباح سے سوال کیا.....تو امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ اس مسئلہ میں اپنے استاد کی تقلید کی۔

[الحق الصریح ۳۶/۴]

اب تم بتاؤ کہ جب چوتھی صدی میں تقلید نہیں تھی تو پھر امام صاحب نے تقلید کیسے کی؟۔الحمد للہ اس کی یہ مضبوط چیلنج اس کی اپنی ہی عبارت سے ٹوٹ گئی۔

قارئین کرام! اب آپ لوگ ہی فیصلہ کریں چوتھی صدی سے قبل تقلید موجود

تھی یا نہیں؟ اور امین اللہ نے جھوٹ بولا یا نہیں؟

شکوے ہمارے سارے غلط ہی سہی مگر
لو تم ہی اب جاؤ کہ کس کا قصور تھا

[۵] موصوف غیر مقلدیت کے نشے میں چور ہو کر لکھتا ہے کہ " صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے تقلید نہیں کی"۔ [التحقیق السدید ص: ۱۷]

اگر موصوف نے تجلیات صفدر، الکلام المفید، یا کم از کم اپنی کتاب کے رد میں لکھی گئی کتاب "القول السدید علی قول العنید" کا مطالعہ کر لیا ہوتا تو یوں احمقانہ باتیں نہ کرتا اور یوں سربازار رسوانہ ہوتا۔ ہم امین اللہ کے مذکورہ بالا دعویٰ کے جواب میں اس کی اپنی کتاب سے جواب پیش کرتے ہیں اور مناسب سمجھتے ہیں کہ اس کی اپنی ہی عبارت سے جواب مل جائے۔

موصوف "انما شفاء العی السوال" والی روایت سے متعلق لکھتا ہے:

مقلدین ددے حدیث نه استدلال کوی په اثبات دتقلید باندِ ..... جواب : په دے حدیث کښې رد دے په تقلید باندے، وجه داده چه دغه صحابي دنورو ملګرو تقلید اوکړو نوځکه مرهم شو. [الحق الصریح شرح مشکوٰۃ المصابیح: ۶۵۵/۲]

ترجمہ: مقلدین اس حدیث [انما شفاء العی السوال] سے تقلید کے اثبات پر استدلال کرتے ہیں... حالانکہ اس حدیث میں تقلید کا رد ہے۔ وجہ یہ ہے کہ اس صحابی نے اپنے دوسرے ساتھیوں کی تقلید کی اس لئے مر گیا۔

غیر مقلدین کے ترک تقلید کا نتیجہ یہ نکلا کہ صحابہ کی طرف شرک کی نسبت کرتے ہیں۔ یعنی اس ظالم نے غیر مقلدیت کے نشے میں مست ہو کر تقلید پر شرک کا حکم لگایا۔ کیا اب ہم یہ پوچھ سکتے ہیں کہ اس شرک [تقلید] کے اختیار کرنے پر اس

صحابی کی حیثیت کیا ہوئی؟ جبکہ تمہارے بقول اس کا خاتمہ بھی اسی تقلید پر ہوا تھا۔

یہی وجہ ہے کہ علمائے ربانیین ہر وقت لوگوں کو سمجھاتے رہتے ہیں کہ غیر مقلدیت بدون اجتہاد جیسے خبیث اور گمراہ کن نظریات سے بچو۔ یہ نظریات انسان کو ایمان اور عقل دونوں سے محروم کر دیتے ہیں لیکن آخر کون سمجھے؟

سمجھے تھے نہ سمجھیں گے کبھی دین وہ دانش
اصحاب نبی ﷺ کے جو وفادار نہیں ہیں

[۶] امین اللہ غیر مقلد ترک تقلید کی وجہ سے عقل سے عاری ہو چکا ہے۔ اپنی حماقت کا مظاہرہ کرتے ہوئے امین اللہ کوثری ایک جگہ لکھتا ہے:

" دیکھو شاہ اسماعیل شہید رحمہ اللہ جو کہ معتمد عالم ہیں، دیوبندی حضرات اس کو اپنا دیوبندی کہلواتے ہیں" [د تقلید حقیقت ص: ۲۶۸ و تحفۃ المناظر بزبان پشتو ص: ۱۵]

[نوٹ] ہم نے جب د تقلید حقیقت کا اردو ترجمہ حقیقت التقلید دیکھی تو وہاں مترجم [جو نصیب شاہ غیر مقلد کا بھانجا ہے] نے خیانت کرتے ہوئے غیر مقلدیت کا اظہار کیا ہے۔ اس لئے کہ اصل کتاب جو پشتو میں ہے اس میں وہی عبارت ہے جو ہم نے اوپر نقل کی ہے لیکن ترجمہ میں اس کو تبدیل کر کے یوں لکھا گیا ہے:

[شاہ صاحب] پر دیوبندی عوام وخواص اپنا ہونے کا دعویٰ بھی کرتے ہیں۔
[حقیقۃ التقلید ۲۳۲]

قارئین دیکھ سکتے ہیں اس عبارت اور اصل عبارت میں کتنا فرق ہے۔ یہ صرف ایک مقام نہیں جہاں مترجم نے خیانت سے کام لیا ہے بلکہ بہت سارے مقامات میں اس نے خیانت کر کے اصل غیر مقلد ہونے کا ثبوت فراہم کیا ہے۔ مثلاً اصل کتاب میں امین اللہ نے لکھا ہے کہ " ہم امام بخاری رحمہ اللہ کے احادیث کے مقلدین و متبعین ہیں [ص: ۸۳] لیکن مترجم نے لکھا ہے کہ ہم امام بخاری رحمہ اللہ کے پیش کردہ احادیث رسول ﷺ کے متبع ہیں۔ [حقیقت التقلید ص: ۷۶]

دیکھئے! اصل کتاب کی عبارت چیخ چیخ کر بول رہی ہے کہ ہم بھی مقلد ہیں لیکن محدثین کے نہ کہ ائمہ اربعہ کے۔ لیکن مترجم غیر مقلدیت کا مظاہرہ کرتے ہوئے لفظ "مقلدین" کو مجبور سمجھ کر ہضم کر گئے ہیں۔ اسی طرح اور خباثتیں بھی کی ہیں۔ اگر ہم سارے لکھنے بیٹھ جائیں تو اصل مقصد فوت ہو جائے گا۔

آمدم بر سر مقصد:

امین اللہ نے شاہ اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ [جن کو غیر مقلدین اور بریلوی کافر کہتے ہیں اسلام میں بدعت وضلالت کے محرکات واہل توحید کے لئے لمحہ فکریہ، طالب الرحمٰن غیر مقلد اور بریلوی حنیف قریشی کا مناظرہ تھا اس میں بھی شاہ صاحب سے برأت کیا تھا] کو دیوبندی لکھا ہے حالانکہ شاہ صاحب دار العلوم دیوبند کی بنیاد رکھنے سے پہلے ہی جام شہادت نوش فرما گئے تھے۔ جس کی وضاحت انہی کی کتابوں میں بھی موجود ہے۔ چنانچہ مشہور غیر مقلد رئیس ندوی لکھتا ہے:

"شاہ اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ جو فرقہ دیوبندیہ کی تولید سے زمانہ پہلے فوت ہوئے"

[ضمیر کا بحران ص: ۳۹۳]

زبان مصلحت اندیش کا کیونکر یقین آئے
ادھر کچھ اور کہتی ہے اُدھر کچھ اور کہتی ہے

[۷] امین اللہ غیر مقلد نے خوف خدا سے عاری ہونے کا ثبوت دیتے ہوئے احناف پر الزام لگایا ہے کہ: مقلدین فتاویٰ میں قرآن وسنت کو لکھنا عیب سمجھتے ہیں امین اللہ کے دیگر بہتانوں کی طرح اس بہتان کے جواب میں بھی یہی کہیں گے کہ: "لعنة الله على الكاذبين"۔ حالانکہ اگر امین اللہ، احناف کی مشہور کتاب ہدایہ کا تعصب سے ہٹ کر مطالعہ کرتا تو اسے اس قسم کے جھوٹ بولنے کی ضرورت نہ پڑتی۔ اللہ تعالیٰ نے ان مقلدین حضرات کو جو علم دیا ہے دیکھ کر انسان کی عقل حیران رہ جاتی

ہے۔ علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کو تم نے شافعی المسلک لکھا ہے۔

[الحق الصریح ۳/۳۴۵، و ۳/۲۲۶]۔

اور اپنی کتاب الحق الصریح میں ان کی تعریف وتوصیف کی ہے اور یہاں تک لکھا ہے کہ اگر کسی کے پاس صرف بخاری اور اس کی شرح فتح الباری موجود ہو تو یہ سارے احکام وضروریات کے لئے کافی ہو جاتی ہے... [الحق الصریح: ۱/۳۲]

اب تمہاری حالت اور استعداد تو یہ ہے کہ مقلدین کی کتابوں کے بغیر چل نہیں سکتے، بخاری [جس کی تقلید کا دعویٰ کرتے ہو] کو مقلد کی کتاب کے بغیر سمجھنے سے قاصر ہو۔ رات بھر مقلدین کی کتابوں سے استفادہ کرتے ہو اور صبح جب درس کے لئے بیٹھتے ہو تو بجائے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے "تقلید شرک ہے، جہالت ہے" سے شروع کرتے ہو۔ گویا ساری رات جہالت اور شرک میں گزری۔

[۸] غیر مقلدیت کے نشے میں دھت ہو کر امین اللہ کوثری لکھتا ہے:

تراویح، تہجد، قیام اللیل اور قیام رمضان ایک شے ہے۔ [الحق الصریح ۱۵/۳۱۳]

واہ! کیا بات ہے تیری تحقیق کی؟

خرد کا نام جنوں رکھ دیا جنوں کا خرد
جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

آخر یہ تم کیسے مجتہد ہو کہ تراویح اور تہجد میں فرق نہیں کر سکتے؟ حالانکہ یہ بات ایک ابتدائی طالب علم بھی بخوبی جانتا ہے کہ تراویح اور تہجد کی مشروعیت کے ماخذ الگ الگ ہیں، تہجد قرآن کریم کی آیت "ومن الليل فتهجد به نافلة لك" سے ثابت ہے جبکہ تراویح سنت رسول ﷺ سے ثابت ہیں "وسننت لكم قيامه"۔ اسی طرح مکان مشروعیت بھی جدا جدا ہے۔ تہجد مکہ مکرمہ میں مشروع ہوئی جبکہ تراویح مدینہ منورہ میں مشروع ہوئی۔ تو پھر تم یہ کیسے کہتے ہو کہ دونوں ایک شے ہیں۔

اس طرح زمانہ مشروعیت بھی جدا جدا ہے، تہجد ہجرت سے پہلے مشروع ہوئی اور تراویح ہجرت کے بعد، تہجد رمضان اور غیر رمضان دونوں میں پڑھی جاتی ہیں جبکہ تراویح صرف رمضان میں، تراویح میں کم از کم ایک مرتبہ قرآن کریم کا ختم کرنا خلفائے راشدین کی سنت ہے جبکہ تہجد میں ختم قرآن کا ثبوت نہیں۔ مزید تحقیق کرنا چاہو تو استاذالمناظرین شیخ التفسیر والحدیث مولانا منیر احمد منور صاحب کی کتاب ”تراویح اور تہجد میں فرق“ کا مطالعہ کیجئے۔ ان شاء اللہ آپ کے سر سے اجتہاد کا سودا نکل جائے گا۔

بلکہ ہم تمہاری ہی کتابوں سے دونوں نمازوں کو جداگانہ ثابت کر دیتے ہیں، امین اللہ نے لکھا ہے:

> بعض لوگ رات کو آٹھ رکعت تراویح پڑھتے ہیں پھر رات کے وقت تہجد کو ناجائز کہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اس سے زیادت نہیں کی۔ تو یہ درست نہیں ہے کیونکہ اس کے بارے میں نبی کریم ﷺ نے اجازت عامہ دی ہے۔ [الحق الصریح ۱/۴۴۴] [پشتو عبارت طوالت سے بچنے کے لئے ذکر نہیں کی]

یہاں تم نے صراحتاً تراویح کو تہجد سے غیر مانا ہے۔ گویا کہ۔

ہم الزام ان کو دیتے تھے قصور اپنا نکل آیا

اللہ کے واسطے اسلاف کا دامن نہ چھوڑو، کبھی تراویح کو آٹھ رکعت بناتے ہو اور کبھی تراویح کو تہجد کے مترادف کہتے ہو؟ کیا یہاں حرمین شریفین کا عمل تمہارے ذہن سے نکل گیا ہے؟ جب آمین بالجہر اور رفع الیدین کا مسئلہ ہو تو روز وشور سے حرمین شریفین دلیل میں پیش کرتے ہو لیکن جب تراویح کا مسئلہ آتا ہے تو تمہیں سانپ سونگھ جاتا ہے۔

[۹] موصوف اپنی روایتی بہتان طرازی سے کام لیتے ہوئے لکھتا ہے:

> ”بعض احناف اس مسئلے میں جھوٹ سے کام لیتے ہیں... مثلاً حنفی مقلد لکھتا ہے کہ بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم امام کے پیچھے فاتحہ نہیں پڑھتے تھے۔ [زینت الصلوۃ ص: ۱۳۵]

جھوٹ تو تم لوگ بولتے ہو بلکہ تمہارا مذہب ہی جھوٹا ہے۔ چونکہ تمہارا حافظہ جواب دے گیا ہے اس لئے لامحالہ تم جھوٹ ضرور بولوگے۔ اور پھر احناف پر اس طرح کا الزام لگانا تو ایک معمولی حرکت ہے تم لوگوں نے تو سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں بھی لکھا ہے کہ:

معاویہ رضی اللہ عنہ نے صراحتاً جھوٹ بولا ہے۔ [تیسر الباری شرح بخاری ص ۴/۱۳۲]

تبا لکم یا غیر المقلدین

اب ہم اصل مقصد کی طرف آتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں اختلاف تھا یا نہیں؟ ایسا کرتے ہیں کہ دوسری کتابوں کی بجائے خود کوثری صاحب کی کتابوں سے اس مسئلہ کی وضاحت پیش کرتے ہیں۔ لکھتا ہے:

> ” امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھنے کے بارے میں اختلاف تقریباً صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دور سے مسلسل چلا آرہا ہے۔ [الحق الصریح: ۴/۱۸۸]

بلکہ ایک جگہ کوثری صاحب لکھتا ہے کہ اگر ایک عالم نے جانبین کے دلائل کو دیکھ لیا اور تحقیق کرلی کہ امام کے پیچھے فاتحہ نہیں پڑھنا چاہئے اور آثار واہل علم کے اقوال سے متاثر ہوا تو اس کی نماز صحیح ہے۔ [الحق الصریح: ۴/۲۰۹]

اب ہم یہ پوچھنے کی جسارت کرتے ہیں کہ حوالہ اول میں بھی یہ بات تسلیم کرتا ہے کہ اختلاف، دور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ہے اور حوالہ ثانی میں بھی تسلیم کیا کہ اگر کوئی شخص آثار سے متاثر ہو کر فاتحہ نہ پڑھے تو نماز درست ہے۔ پھر ہم پر اعتراض کیوں؟ .... مجھے تو تم اس حدیث پاک کے مصداق نظر آتے جس میں منافق کی

تین نشانیوں میں سے ایک نشانی جھوٹ بھی بتائی گئی ہے۔

مشورہ:

امین اللہ صاحب میں تمہیں ایک مفید مشورہ دینا چاہتا ہوں کہ اگر کہیں کوئی میں جھوٹ کا مقابلہ ہو تو تم اس میں ضرور شرکت کیجئے گا، مجھے یقین ہے کہ تم یہ مقابلہ بحسن وخوبی جیت جاؤ گے۔ [ماخوذ از صراط مستقیم اور اختلاف امت]

[۱۰] امین اللہ غیر مقلد لکھتا ہے:

اگر کسی نے تین صدیوں میں ایک شخص کو مثال میں پیش
کیا کہ وہ مقلد تھے تو ہم مانیں گے کہ آپ لوگ حق پر ہیں"

[د تقلید حقیقت ص ۵۹، التحقیق السدید ص ۱۶۵]

ایسے لگتا ہے جیسے یہ عبارت بدحواسی یا غلبہ نیند کی حالت میں لکھی گئی ہے، اس لئے کہ اس میں امین اللہ نے اپنے سر پر ہی ہتھوڑا مارا ہے۔ امین اللہ کے اس دعویٰ کو جھوٹا ثابت کرنے کے لئے اسی کی ایک عبارت پیش کرتے ہیں۔

اغیار کا جادو چل بھی چکا تم ایک تماشہ بن بھی گئے
اوروں کو جگانا یاد رہا، خود ہوش میں آنا بھول گئے

امین اللہ ایک جگہ لکھتا ہے: "علامہ ربیعہ رحمۃ اللہ علیہ مقلدین سے یہ شکایت کرتے ہیں...

[التحقیق السدید ص ۱۶۹، د تقلید حقیقت ص ۶۳]

جب علامہ ربیعہ المعروف بہ ربیعۃ الرائے مقلدین سے شکایت کرتے ہیں اور علامہ ربیعہ دوسری صدی کے آدمی ہیں۔ ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ وہ ۱۳۶ھ میں فوت ہو گئے ہیں اور ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ۱۳۳ میں وفات پا گئے ہیں جبکہ باجی لکھتا ہے کہ ۱۴۲ ھ میں ان کا انتقال ہوا ہے۔ [تہذیب التہذیب ۲/۲۵۹]

اس سے معلوم ہوا کہ تقلید دوسری صدی ہجری میں بھی موجود تھی۔ اسی طرح تم

نے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ (م۔ ۲۰۴) اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ (م۔ ۱۵۰) سے بھی تقلید کا رد ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی ہے۔ بلکہ امین اللہ نے تو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو بھی مقلد لکھا ہے۔ تو سوال یہ ہے کہ جب اس وقت تقلید کا وجود ہی نہیں تھا تو پھر انہوں رد کیسے کیا۔ یا وہ عالم الغیب تھے کہ آنے والی چیز کو پہلے ہی رد کر دیا۔

آپ ہی اپنی اداؤں پہ ذرا غور کریں
ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

تلك عشرة كاملة

قارئین کرام! اور بھی جھوٹ ہیں لیکن طوالت سے بچنے کے لئے انہی دس پر اکتفا کرتے ہیں۔ مزید تفصیل کے لئے ماہنامہ "ترجمان احناف" کا مطالعہ کرتے رہیں

تضادات امین اللہ کوثری

یہاں تک آپ نے امین اللہ کے عملی کارنامے اور کرشمے ملاحظہ فرمائے، اب ہم ذرا اس کی دماغی حالت کا جائزہ پیش کرتے ہیں کہ آیا موصوف نے یہ "جدید تحقیقات" حالت شعور میں کی ہیں یا پھر.........؟

[۲] چنانچہ لکھتا ہے: عورتوں کے لئے قبرستان جانا مستحب عمل ہے" [الحق الصریح: ۶/۶۸۳]۔ لیکن دوسری جگہ اس کے برعکس لکھتا ہے:

"ان عورتوں پر لعنت ہوتی ہے جو قبرستان جاتی ہیں"۔ [د مصیبتونو علاج ۶۲]۔

ایک غیر مقلد مولوی کی کتاب (جس پر امین اللہ کی تقریظ ہے) میں لکھا ہے:

عورتوں کا قبرستان جانا حرام ہے۔ [انتخاب مشکوۃ از عبداللہ ثانی ص ۳۲۰]

[۲] امین اللہ کوثری ایک جگہ لکھتا ہے کہ امام قرطبی مالکی نہیں تھے۔ [د تقلید حقیقت ۲۸۹] لیکن اس کے برعکس دوسری کتاب میں لکھتا ہے "علامہ قرطبی الاندلسی المالکی" [الحق الصریح ۴/۵۴۸ والدین الخالص: ۱/۱۹۵]۔

سنبھل کے رکھنا قدم دشت خار میں مجنوں
کہ اس نواح میں سودا برہنہ پا بھی ہے

[۳] موصوف لکھتا ہے کہ تبلیغی جماعت فرق باطلہ میں سے ہے۔ [تفسیر حکمۃ القرآن ۱/۱۰۱ طبع اول] بلکہ ایک ورق پر ایک تبلیغی کو لکھا تھا کہ "تبلیغیوں کے عقائد کفریہ ہیں" (اس چیلنج کو مناظر اسلام مفتی ندیم صاحب دامت برکاتہم نے قبول کرکے جواب دیا تھا لیکن تاحال جواب نہ دارد) لیکن اس کے برعکس ایک کتابچہ میں لکھتا ہے: "تبلیغ والے نیک لوگ ہیں۔ [د مصیبتونو علاج ص: ۱۶]۔ اسی طرح ایک بیان میں بھی کہا ہے کہ تبلیغ والے اچھے لوگ ہیں، مسلمان ہیں، اصلاح کرتے ہیں پیسے لگاتے ہیں۔ [کیسٹ عنوان، فرقے او مذہب ۱۷ تا ۱۸ منٹ کے درمیان]

تو ایک طرف کہتے ہو کہ ان کے عقائد کفریہ ہیں اور دوسری طرف کہتے ہو کہ مسلمان ہیں، اچھے لوگ ہیں وغیرہ وغیرہ۔

لتسئلن عما کنتم تعملون

[۴] ایک جگہ لکھتا ہے: تقلید چوتھی صدی ہجری میں رائج ہوئی۔ [التحقیق السدید ص ۱۲۴] لیکن دوسرے مقام پر اپنے فاسد خیالات سے ایوب سختیانی رحمۃ اللہ علیہ تقلید کا رد ثابت کرنا چاہتا ہے۔ [التحقیق السدید ص ۱۲۹] حالانکہ ایوب سختیانی ۱۳۱ھ میں ہو گزرے ہیں۔ [دیکھئے تہذیب التہذیب: ۱/۳۹۸]

گویا کہ تیری بات میں گوز خر کے برابر بھی وزن نہیں۔

[۵] جمعہ کے دن غسل کے بارے میں متناقض صاحب لکھتا ہے:

"اس کی وجوب کے بارے میں علماء میں اختلاف ہے لیکن وجوب کے قائلین کے دلائل مضبوط ہیں اور ظاہر ہے کہ جمعہ کے دن غسل مضبوط حکم ہے.....رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ "جمعہ کے دن غسل کرنا ہر بالغ پر واجب ہے"۔

[فتاویٰ الدین الخالص: ۴/۵۳۳ مسئلہ نمبر ۴۰۴ بزبان پشتو]

یہاں موصوف نے جمعہ کے دن غسل کو واجب قرار دیا ہے لیکن اس کے برعکس دوسرے مقام پر لکھتا ہے (تفصیل کے بعد لکھتا ہے).. تو اجماع ہوا کہ غسل مستحب کام ہے نہ کہ واجب، لیکن یہاں پھر وجوب کے قائلین جواب دیتے ہیں...الخ۔ [پھر خلاصہ کلام ذکر کرتا ہے۔ ناقل] لیکن اصح بات یہ ہے کہ وجوب کی احادیث ساری کی ساری منسوخ ہو چکی ہیں۔ [الحق الصریح: ۲/۶۷۱ و ۶/۳۶]۔

واہ کسی نے کیا خوب کہا ہے۔

رہ حیات میں جو خود بھٹک رہے ہیں ہنوز
بزعم خویش وہ نکلے ہیں رہبری کے لئے

[۶] موصوف لکھتا ہے کہ " اجماع سکوتی حجت نہیں ہے۔ [حکمۃ القرآن: ۲/۶۳۶]

لیکن جب ہماری مخالفت پر اتر آتا ہے تو وہاں اجماع سکوتی کو حجت مان لیتا ہے۔ دیکھئے [الحق الصریح: ۳۰۳/۳، ۶۷۲/۲]

اِدھر بھی سلفی عبارت، اُدھر بھی سلفی عبارت کسے مانیں کسے چھوڑیں
اے محبوب! اسے مانا نہیں جاتا .... اُسے چھوڑا نہیں جاتا۔

[۷] موصوف اپنی عادت تعصب کی وجہ سے لکھتا ہے کہ ترک رفع الیدین صحیح سند کے ساتھ ثابت نہیں۔ [الحق الصریح: ۱۰۴/۴]

لیکن ایک غیر مقلد نے ایک کتاب لکھی اور امین اللہ نے اس پر تقریظ ثبت کر دی بلکہ اس کتاب کی نظر ثانی اور تصحیح بھی امین اللہ نے کی ہے۔ کتاب کے شروع میں لکھا ہے "تصحیح و نظر ثانی شیخ الحدیث حضرت مولانا امین اللہ البشاوری" پھر لکھا ہے "مصحح کی تقریظ"۔

اب اس کتاب کی (جو حضرت کی نظر سے تصحیح کی غرض سے گزری ہے) ایک عبارت ملاحظہ فرمائیں:

رفع الیدین کرنے کے بھی احادیث موجود ہیں اور نہ کرنے پر بھی احادیث موجود ہیں علماء کا اختلاف اولیٰ اور غیر اولیٰ میں ہے"۔ اور آگے لکھتا ہے "دونوں طرف یعنی رفع الیدین کرنے اور نہ کرنے کی بھی احادیث موجود ہیں۔ علماء احناف رفع الیدین نہ کرنے کے قائل ہیں، جو احادیث اور آثار رفع الیدین نہ کرنے کے بارے میں ہیں انہوں نے وہ اپنی دلیل اور حجت میں لئے ہیں۔ [انتخاب مشکوٰۃ ص ۳۴۸، ۳۵۰]

متعصب صاحب! میں آپ کو خیر خواہانہ مشورہ دیتا ہوں کہ ان صفحات کو دوبارہ تعصب کی عینک اتار کر دیکھیں اور اپنے بھولے ہوئے سبق کو دوبارہ یاد کریں۔ اگر پھر بھی یاد نہ آئے تو اپنے مدرسے کے مدرس اور استاد حدیث مولوی ابو عمار سمیع اللہ غیر مقلد کے ساتھ کچھ دیر کے لئے بیٹھیں وہ آپ کو یاد کروا دے گا۔ کیونکہ وہ بھی اس بات کا قائل ہے کہ رفع الیدین نہ کرنے پر بھی دلائل سنت سے موجود ہیں۔

[دخلو رواماما نو مذہب ص ۲۴۳]

[۸] امین اللہ غیر مقلد حقیقت مجاز کی تردید کرتے ہوئے لکھتا ہے:

"حقیقت اور مجاز نہ رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے، نہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ثابت ہے اور نہ ہی ائمہ اربعہ سے۔ اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے بس اپنے دماغ کو خراب کرنا ہے وغیرہ وغیرہ۔" [التحقیق السدید ص ۹۵]

یہ اصطلاحات ثابت اور فائدہ مند ہیں یا نہیں؟ اس پر ہم کلام نہیں کرتے۔ تفصیل کے لئے اپنے مذہب کے ہیرو نواب صدیق حسن خان کی کتاب "البلغہ فی اصول اللغۃ" کا مطالعہ کیجئے۔ جس سے آپ نے بھی جابجا استدلات کئے ہیں۔ لیکن یہاں ہمارا مقصد آپ کے تناقض کلام کو ثابت کرنا ہے۔ ذرا آنکھیں کھول کر دیکھئے، یہاں آپ نے ان اصطلاحات کی تردید کی لیکن دوسری جگہ خود ہی اس کا محتاج بن کر انہیں استعمال کیا۔ مثلاً شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ وابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ صاف الفاظ میں تقلید کا اثبات کرتے ہیں لیکن تم نے اپنی عادت سے مجبور ہو کر تحریف کر ڈالی اور لا نسلم کی صدا لگا کر جان چھڑانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا کہ "یہ ان علماء کی الگ الگ اصطلاحات ہیں کہ اتباع پر تقلید کا اطلاق کرتے ہیں مجازاً"......

[تحفۃ المناظر ص ۱۲۲ بزبان پشتو، والحق الصریح ۳۲۶ ج ۲، ۲۵۹ ج ۲، ۳۱۵ ج ۲، و تقلید حقیقت ۲۳۲]

مذکورہ صفحات میں حقیقت اور مجاز کا استعمال کیا ہے۔ ایک جگہ نہ لکھنے کی ترغیب دیتا ہے دوسری طرف خود اسکے شکار ہو گئے۔ لهذا معلوم ہوا کہ موصوف وادی تناقض میں خوب غوطہ زن ہیں۔

[۹] اہل حق علماء جب غیر مقلدین سے پوچھتے ہیں کہ تکبیر تحریمہ فرض ہے، واجب ہے یا سنت ہے؟ آخر کیا ہے، اسی طرح دیگر اعمال کے بارے میں پوچھتے ہیں [اس لئے پوچھتے ہیں کہ غیر مقلدین دین کو ناقص سمجھتے ہیں یعنی اجماع وقیاس مجتہد کے عدم جواز کے قائل ہیں] اور یہ ترتیب وصورت اکثر مناظر اسلام فاتح غیر مقلدیت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی میں تھی۔ امین اللہ اس اعتراض کو لاجواب سمجھ کر ہضم نہ کر سکا اور گالیاں دینے لگا۔ کہ [فرض، واجب، سنت وغیرہ] پوچھنا

زیادہ تر امام الضلال صفدر اوکاڑوی میں تھا۔ [تحفۃ المناظر ص: ۱۵۹] حالانکہ تم خود امام الضلال و مضل بوجہ سابقہ عقائد کے ہو۔ لیکن کیا کریں۔

شرم تم کو مگر نہیں آتی

تو اب یہ انجس الکذب امین اللہ اس طرح لاجواب سوالوں کے جواب سے عاجز ہو کر کہتا ہے کہ فرض اور واجب کی یہ اصطلاحات بدعت ہیں۔ [حقیقۃ التقلید ص ۵۱ اردو۔ ۲۲۲ پشتو] بلکہ زندیقیت ہیں، تحفۃ المناظر ص ۱۶۱] حالانکہ اپنے مطلب کے لئے تم نے خود ان اصطلاحات کا استعمال کیا ہے اور لکھا ہے کہ:

"نماز قرآن کریم میں مجمل آئی ہے اس کی رکعتوں کی تعداد، ارکان، شرائط، واجبات، سنن، مفسدات اور مکروہات احادیث سے معلوم ہیں۔ (الحق الصریح ۲۰۰/۲ طبع چہارم)

امین اللہ! میں تم سے پوچھتا ہوں کہ تیرے کلام میں تناقض تو ثابت ہوا لیکن اپنے فتوے کی روشنی میں تم بدعتی اور زندیق بھی ثابت ہو گئے یا نہ؟۔ دوسروں کو گمراہ کہتے ہو اور اپنی خبر نہیں کہ خود ہی اپنے فتوؤں کی رد میں آ کر زندیقیت کا شکار ہو گئے۔

آپ نے ملاحظہ فرمالیا کہ غیر مقلدین احناف کے ساتھ کتنا حسد اور کتنا بغض رکھتے ہیں۔ **موتوا بغیظکم!**

[۱۰] امین اللہ نے اپنی کتاب الحق الصریح ج ۱ ص ۳۰۲ طبع چہارم میں لکھا ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام صغائر سے معصوم نہیں۔ لیکن اپنی تضاد بیانی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ایک غیر مقلد کی کتاب پر تقریظ لکھتے ہوئے لکھتا ہے کہ:

انبیاء صغیرہ اور کبیرہ دونوں گناہوں سے معصوم ہیں۔

[امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ ص ۶۲ از ابو عبداللہ نصیر احمد المدنی غیر مقلد]

میں انہی مثالوں پر اکتفا کرتا ہوں۔ مزید مثالوں کے ذکر سے کتاب طویل ہو جائے گی۔ قارئین انہی مثالوں کو مشت از نمونہ خروارے کے طور پر قبول کر لیں۔

امین اللہ تحریف کی وادی میں

قارئین کرام! اب اللہ تعالیٰ کی لاریب کتاب میں امین اللہ کی دست و برد اور تحریفات کا جائزہ لیتے ہیں تاکہ آپ کو معلوم ہو جائے کہ امین اللہ صرف احناف کی کتابوں میں قطع و برید نہیں کرتا بلکہ اللہ تعالیٰ کی کتاب قرآن مجید میں بھی اپنی اس عادت بد کا مرتکب ہوا ہے۔

امین اللہ کی بعض تحریفات ہماری گرفت میں ہیں، جبکہ بعض الزامی جواب کے طور پر ہیں کہ اگر موصوف یا اس کا کوئی مقلد یہ کہے کہ کاتب کی غلطی ہے تو اس سے اس کی جان نہیں چھوٹے گی۔ کیونکہ جب ہمارے اکابرین کی کتابوں میں انہیں کوئی ایسی کتابتی غلطی دکھائی دیتی ہے تو یہ لوگ کہتے ہیں کہ دیکھو احناف نے قرآن کریم میں تحریف کی ہے۔ دیکھئے عبدالعزیز نورستانی کا رسالہ "الزکی ص ۳۶، ۳۵ و تحفہ حنفیہ ص: ۳۵، حنفیوں کے سوالات کے جوابات ص ۶۱ وغیرہ۔ جس میں اس قسم کے الزام لگائے گئے ہیں۔ تو ان کے جواب میں ہم بھی ایسا ہی کریں گے۔ اس لئے کہ جس طرح تمہاری "ب" جر دیتی ہے اسی طرح ہماری "ب" بھی دے سکتی ہے۔

غیر کی آنکھوں کا تنکا تجھ کو آتا ہے نظر
دیکھ اپنی آنکھ کا غافل ذرا شہتیر بھی

اب دیکھئے امین اللہ کی تحریفات۔

[۱] امین اللہ نے اپنی کتاب "التحقیق السدید: ۷/۱۳" میں سورۃ توبہ کی آیت نمبر: ۱۶ یوں لکھی ہے "واللہ بما تعملون خبیر"۔ ہم جس کتاب سے حوالہ دے رہے ہیں یہ طبع ثالث ہے یعنی تیسری مرتبہ شائع ہوئی ہے اس سے پہلے اس کتاب کے دو ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔ اس کتاب کا سن اشاعت ۱۴۱۹ھ ہے۔ اس کتاب کے بعد دوسری کتاب "د تقلید حقیقت" لکھی گئی جس کی سنہ اشاعت ۱۴۳۲ھ ہے۔ اس

کتاب میں بھی یہ آیت اسی طرح لکھی گئی ہے جس طرح ۱۳ سال قبل شائع ہونے والی کتاب میں لکھی تھی یعنی ''واللہ بما تعملون خبیر'' حالانکہ یہ آیت اصل میں ''واللہ خبیر بما تعملون'' ہے۔ان بدنصیبوں کو اتنی توفیق نہیں ہوئی کہ ۱۳ سال میں ایک آیت کو ٹھیک کر سکیں۔اگر یہ کتابتی غلطی ہوتی تو دوسری ایڈیشن اور خاص کر تیسری ایڈیشن میں تو اس کی اصلاح ضروری تھی۔ چلو مان لیتے ہیں اس کتاب میں یہ غلطی ہو گئی، تو دوسری کتاب د تقلید حقیقت میں کاتب پھر وہی غلطی کر گیا ،اور غضب بالائے غضب یہ کہ مذکورہ بالا کتاب "د تقلید حقیقت" کا اردو ترجمہ "حقیقۃ التقلید" دیکھئے وہاں بھی یہ آیت اسی طرح غلط لکھی گئی ہے۔ظاہر ہے یہ کاتب کی غلطی نہیں ہو سکتی، اگر کاتب کی غلطی ہوئی تو ایک کتاب میں ہوتی، دوسری اور تیسری ایڈیشن میں اسے درست کیا جا سکتا تھا لیکن مذکورہ کتاب کے علاوہ دوسری کتابوں میں اس غلطی کا آنا چیخ چیخ کر کہہ رہا ہے کہ کاتب کو بدنام نہ کرو یہ تمہاری ہی کارستانی ہے تم نے جیسا لکھا کاتب نے وہی لکھا ہے۔ تم نے شیخ الہند ﷫ کی کتاب میں جس کتابتی غلطی کو دیکھ کر آسمان سر پر اٹھا لیا تھا وہ کب کی ٹھیک کر دی گئی ہے لیکن تمہاری کتابوں میں یہ غلطی گزشتہ تیرہ برس سے موجود ہے اور نہ جانے کب تک رہے گی۔ یہ یہودیت نہیں تو اور کیا ہے؟ واقعی ''یدعون الیٰ کتاب اللہ لیسوا منہ فی شیٔ'' [ابوداود: ۲۴۳/۴] وہ قرآن کی طرف بلائیں گے لیکن اس کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہوگا۔

[۲] امین اللہ کی کتاب میں ہے: انما الذین آمنوا باللہ ورسولہ ثم لم یرتابوا وجاھدوا...فی سبیل اللہ۔ [تفسیر حکمۃ القرآن: ۱۵۹/۱ ط چہارم: ۱۶۵/۱]

اس آیت میں امین اللہ نے "وجاھدوا" کے بعد "باموالھم وانفسھم" چھوڑ دیا ہے۔وجاہدوا کے بعد یہ نقطے ہم نے لگائے ہیں اس نے تو جاھدوا کے فوراً بعد فی سبیل اللہ لکھ دیا ہے۔اصل آیت دیکھئے سورۃ الحجرات پارہ: ۲۶ آیت: ۱۵

[۳] دوسری جگہ لکھتا ہے:

تقشعر منہ جلود الذین الذین یخشون ربھم۔ [امین الفتاویٰ ۹/۲ طبع سوم]

حالانکہ یہ خط کشیدہ الفاظ قرآن کریم میں نہیں ہیں۔بس دل کی مرضی ہے جہاں چاہتا ہے الفاظ چھوڑ دیتا ہے اور جہاں چاہتا ہے بڑھا دیتا ہے۔

[۴] ایک اور جگہ ریکارڈ قائم کرتے ہوئے لکھتا ہے:

لیحملوا اوزارھم کاملۃ یوم القیامۃ ومن اوزار الذین کفروا الاساء مایزرون [نحل ۲۵، الحق الصریح: ۲۶۹/۱ طبع اول]۔

حالانکہ قرآن کریم میں ایسی کوئی آیت نہیں ہے البتہ اگر غیر مقلدین کی [شیعوں کی طرح] کوئی اور قرآن ہو اور اس میں یہ آیت ہو تو الگ بات ہے۔اصل آیت ایسی ہے:

لیحملوا اوزارھم کاملۃ یوم القیامۃ ومن اوزار الذین یضلونھم بغیر علم الاساء مایزرون [نحل ۲۵] اور اس کی جگہ لفظ "کفروا" لگا دیا ہے۔

[۵] ایک جگہ لکھتا ہے: ماننسخ من آیۃ او الم تعلم ان اللہ علی کل شیٔ قدیر [البقرۃ: ۱۰۶۔الحق الصریح ص: ۵۵۲/۱]

حالانکہ اصل آیت ماننسخ من آیۃ اوننسھا نات بخیر منھا اومثلھا الم تعلم ان اللہ علی کل شیٔ قدیر۔

اے ظالم! یہ قرآن کریم ہے، اللہ کی کتاب ہے، کسی حنفی کی لکھی ہوئی نہیں جو اس طرح اس میں تحریف کے مرتکب ہوتے ہو۔اگرچہ احناف کی کتابوں میں قطع و برید تمہاری فطرت ہے لیکن اللہ کی کتاب میں تو ایسا کر کے یہودیوں کو ٹریننگ نہ دو۔اللہ کا خوف کرو۔

[۶] اسی طرح ایک اور جگہ لکھتا ہے:

یثبت اللہ الذین آمنوا فی الحیوۃ الدنیا وفی الآخرۃ ۔[سورۃ ابراہیم ۲۷، الحق الصریح ۲۰۱/۱ طبع اول]۔

حالانکہ اصل آیت یوں ہے:

یثبت اللہ الذین آمنوا بالقول الثابت فی الحیوٰۃ الدنیا وفی الآخرۃ۔

[سورۃ ابراہیم ۲۷]

موصوف نے "بالقول الثابت" کا لفظ بیچ میں سے مجبور سمجھ کر ہڑپ کر لیا ہے۔

[۷] ایک اور مقام پر "قل لا اجد فیما یوحی الی محرما۔" [انعام ۱۴۵، الحق الصریح: ۱/۴۹۰] ...... حالانکہ آیت میں لفظ "یوحی" نہیں بلکہ "اوحی" ہے۔

[۸] سورۃ مزمل میں کی آیت یوں لکھی ہے: "وتبتل الیہ تبدیلا۔" [المزمل ۸، الحق الصریح ۱/۲۲۵]۔۔ حالانکہ اصل الفاظ یوں ہیں: وتبتل الیہ تبتیلا۔

[۹] ایک جگہ لکھتا ہے: والخیل والبغال والحمیر لترکبوا وزینۃ۔ [النحل ۸، الحق الصریح: ۱/۳۸۵] .... حالانکہ لفظ "لترکبوا" نہیں بلکہ "لترکبوھا" ہے۔

[۱۰] موصوف ایک جگہ لکھتا ہے: "ویحملون اثقالا مع اثقالھم" [الحق الصریح: ۱/ ۳۶۸ طبع اول، ۱/ ۳۴۳ طبع چہارم] حالانکہ صحیح لفظ "ولیحملن اثقالھم واثقالا مع اثقالھم" سورۃ عنکبوت: ۱۳ ہے۔

قارئین کرام! آپ نے ملاحظہ کر لیا کہ امین اللہ نے کتنی تحریفات کی ہیں، اور بھی ہیں۔ ہم نے تو صرف نمونہ کے لئے ان دس مقامات کو ذکر کیا ہے۔

ان تحریفات کو کاتب کی غلطی پر اس لئے محمول نہیں کیا جا سکتا کہ مصنف کے لئے ضروری ہے کہ وہ کتابت کے بعد اپنی تصنیف کی نظر ثانی کرے۔ اگر خود اس صلاحیت سے عاری ہے تو کسی اور سے کروائے۔ خیر کاتب (حضرت محمد) بھی ہی آپ کے حقیقی بھائی کے ساتھ ساتھ آپ جیسے فطرت کا عادی بھی ہے۔ شاید اس نے یہ یُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ پر عمل کیا ہوگا جیسا مصنف ویسا کاتب۔

امین اللہ اپنے فتاویٰ اور تحریرات کی زد میں

قارئین کرام! اب ہم آپ کے سامنے امین اللہ کے وہ فتاویٰ پیش کرتے ہیں جن کی زد میں وہ خود بھی آتا ہے اور لاشعوری طور پر وہ اپنے پھیلائے ہوئے جال میں پھنس جاتا ہے۔

فتنہ غیر مقلدیت میں مبتلا لوگوں کی حالت ایسی ہو چکی ہے وہ بلا تامل دوسروں پر فتووں کی بارش کرتے ہیں لیکن چند قدم آگے جا کر خود ہی اس فتوے کی زد میں آ جاتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ لوگ شتر بے مہار ہیں۔ ان کے ہاں فتویٰ نویسی کے لئے نہ قوانین اور نہ ہی اصول و ضوابط۔ بس جو دل میں آئے لکھ دیتے ہیں۔

اب اختصار کے ساتھ اصل مقصد ذکر کرتے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں:

[۱] امین اللہ کوثری ایک جگہ لکھتا ہے: "جو لوگ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے کام پر اعتراض کرتے ہیں وہ بے وقوف ہیں"۔ [حکمۃ القرآن ۲/۱۳۰]

اب میں ایک ایسا حوالہ دینے لگا ہوں جس میں خود امین اللہ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے کام پر اعتراض کیا ہے، چنانچہ لکھتا ہے:

باقی اور دم [حج کے دوران، ناقل] صحیح حدیث میں نہیں ہے، صرف ابن عباس رضی اللہ عنہ نے موقوفا نقل کیا ہے.... لیکن ظاہر یہ ہے کہ یہ حدیث موقوف ہے اور یہ مرفوع کے حکم میں نہیں ہے، لہذا لوگوں پر بے ضرورت دم کرانا نہیں چاہئے۔

[حکمۃ القرآن: ۲/۲۴۷]

اب میں پوچھتا ہوں کہ یہ آیا یہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے عمل پر اعتراض ہے یا نہیں؟ بلکہ تم نے اس کے لئے پشتو کا جو لفظ "چتی" استعمال کیا ہے، یہ حقارت کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ ہمیں کوشش بسیار کے باوجود اس کے لئے کوئی اردو لفظ نہیں ملا اس لئے

"بے ضرورت" سے اس کا ترجمہ کر دیا۔ ورنہ اس کا اپنا مطلب کافی سخت ہے۔

اسی طرح تم نے ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے قول کے بارے میں کہ "کہ عورتوں کے لئے مسجد جانا نہیں چاہئے" یہ کہنا کہ یہ خواتین کو عظیم خیر سے محروم کرنا ہے۔ یہ بھی اعتراض سے کم نہیں۔ اس کے علاوہ بھی کئی حوالہ جات پچھلے صفحات میں گزر چکے ہیں۔ ان سارے حوالہ جات سے معلوم ہوا کہ تم بے وقوف ہو۔ ہم نے اپنی طرف سے کچھ نہیں کہا بلکہ تم اپنی ہی فتاویٰ جات کی روشنی میں بے وقوف ثابت ہوگے۔

[۲] تم نے لکھا ہے کہ فرض، واجب اور سنت کی اصطلاحات بدعت ہیں۔ [التحقیق السدید ص ۵۷، وحقیقۃ التقلید ص ۵۱] بلکہ دوسری کتاب "تحفۃ المناظر ص ۱۶۱" میں لکھا ہے کہ یہ زندیقیت ہے"۔

اب میں تمہاری کتابوں میں یہ اصطلاحات دکھادوں گا۔ تیری ہی ایک کتاب ہے جس میں تو نے لکھا ہے:

"نماز قرآن کریم میں مجمل آئی ہے اس کی رکعتوں کی تعداد، ارکان، شرائط، واجبات، سنن، مفسدات اور مکروہات احادیث سے معلوم ہیں۔ [الحق الصریح ۹ج/ طبع چہارم]

تم اپنے اس قول کی وجہ سے بدعتی اور زندیق بھی ثابت ہوگئے، ناراض نہ ہونا ہم نے اپنی طرف سے کچھ بھی نہیں کہا، بلکہ تیرے ہی علمی موشگافیاں بیان کر رہے ہیں۔

[۳] تم نے لکھا ہے کہ:

حنفی، شافعی کہنا بدعت ہے۔ [الحق الصریح: ۵۱۱/۱]

تھوڑی دیر بعد تم نے خود ہی بڑے بڑے علماء کرام کی طرف حنفی اور شافعی لکھا ہے مثلاً امام نووی رحمہ اللہ کو شافعی [الحق الصریح ۱۰۰/۲، الدین الخالص: ۳۵۶/۲] علامہ آلوسی رحمہ اللہ کو حنفی [الحق الصریح: ۵۳۶/۳]، علامہ ابن حجر رحمہ اللہ کو شافعی

[الحق الصریح: ۵۴۷/۳]، علامہ قرطبی رحمہ اللہ کو الاندلسی المالکی [الحق الصریح: ۵۴۸/۳]، علامہ ابن قیم رحمہ اللہ کو حنبلی [الحق الصریح: ۵۴۸/۳]، شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ اور علامہ ابن قدامہ رحمہ اللہ کو حنبلی [الحق الصریح: ۵۴۹/۳] اور شاہ اسماعیل شہید رحمہ اللہ، مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ، اور علامہ عبدالحی رحمہ اللہ کو حنفی کہا ہے۔ [حقیقۃ التقلید ص ۲۲۹]۔ اسی طرح علامہ شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ، امام طحاوی رحمہ اللہ کو حنفی کہا ہے۔

[حقیقۃ التقلید ص ۲۲۹، بزبان پشتو ۲۵۹]۔

ان سارے حوالہ جات سے ثابت ہوتا ہے کہ تم بدعتی ہو۔ کیونکہ جو کام دوسروں کے لئے بدعت ہو وہ تمہارے لئے بھی بدعت ہی ہوگی۔

[۳] تم نے لکھا ہے کہ: اجماع اس پر ہے کہ جمعہ کے دن غسل کرنا مستحب ہے [الحق الصریح: ۶۷۱/۲] اور تم نے یہ قاعدہ بھی لکھا ہے کہ "استحبابی عمل کا التزام کرنا بدعت ہے۔ [الحق الصریح: ۴۱۱/۳]

لیکن دوسری جگہ تم نے غسل جمعہ کو واجب قرار دیا ہے۔ [الدین الخالص: ۵۳۳/۲]۔ لہٰذا اپنے ہی فتویٰ کی روشنی میں تم بدعتی ثابت ہوگئے کہ ایک استحبابی عمل کو واجب کا درجہ دیا۔

[۴] تم نے لکھا ہے کہ عورتوں کا قبرستان جانا مستحب عمل ہے۔ [الحق الصریح ۶۸۳/۲] لیکن دوسری جگہ اس کے برعکس دوسری کتاب جس پر تم نے تقریظ لکھی ہے اور اس کی تصحیح اور نظرثانی بھی تم نے ہی کی ہے۔ اس کتاب میں عورتوں کا قبرستان جانے کو حرام قرار دیا ہے۔ اس کتاب میں یہ بھی لکھا ہے کہ جو لوگ عورتوں کا مقبرے کو جانا جائز سمجھتے ہیں وہ شرک کی طرف دعوت دیتے ہیں۔ [انتخاب مشکوٰۃ ص: ۳۲۰، ۲۹۵، از عبداللہ فانی، جو کہ امین اللہ کے مدرسہ کے مہتمم بھی ہیں]۔

ذرا غور سے دیکھئے، خیر سے تم شرک کی طرف دعوت دینے والوں میں شامل ہوگئے۔ اگر فانی صاحب کی یہ بات درست نہ ہوتی تم نظرثانی اور تصحیح کے دوران تم

اسے درست کر سکتے تھے۔

[۵] امین اللہ غیر مقلد نے لکھا ہے کہ جو لوگ ایسے معنی بیان کرتے ہیں جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بیان نہیں کئے تو وہ خارجی بن جاتا ہے۔

[الحق الصریح ۱/۲۹۴، جدید ایڈیشن: ۱/۲۶۱]

جناب والا! ذرا انصاف سے کام لیجئے کہ تم بھی تو صحابی کے فہم و درایت کو نہیں مانتے جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے...... تو کہیں تم خود تو اپنے فتویٰ کی زد میں آ کر خارجی تو نہیں بن گئے؟۔

[۶] امین اللہ کوڑ نے کہا ہے کہ اپنا نسب ذکر نہ کرنے والا شخص شیطان ہوگا۔ [الحق الصریح: ۱/ ۲۲ ط چہارم] حالانکہ امین نے ایک کتاب میں بھی اپنا نسب ذکر نہیں کیا تو خود اپنے فتوے کی روشنی میں شیطان بن گیا۔

اس کے علاوہ گزشتہ صفحات میں جو عقائد ہم نے بیان کئے کہ "ہم" بھی زنا کی ایک قسم ہے، آدم علیہ السلام سے گناہ بوجہ شہوت کے ہوا تھا معاذ اللہ، یا معاذ اللہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بے وقوف تھیں وغیرہ۔ تو یہ اور باقی عقائد کی تصریح کسی صحابی سے دکھائیں۔ اگر نہ دکھائی اور یقیناً نہیں دکھا سکو گے کیونکہ اس جیسے عقائد سے تو شیطان بھی شرماتا ہے..... تو تم اپنے ہی فتویٰ کی وجہ سے خارجی ہو گئے۔

[۷] تم نے آنکھیں بند کر کے لکھ مارا کہ: "تقلید شرک ہے، بدعت عمل ہے، کتاب و سنت سے مخالف شے ہے اور اسلام کی جڑ اکھاڑتی ہے، جہالت بلکہ جہالت کی ماں ہے، فتنہ ہے۔ [حقیقۃ التقلید ص ۶۳، ۶۹، التحقیق السدید ۸۶]۔

اب ان سارے حوالوں کی عملی خلاف ورزی کرتے ہوئے جا بجا تقلید سے کام لیا ہے۔ اس لئے کہ تقلید کے بغیر انسان چل ہی نہیں سکتا۔

اب ہم ثابت کرتے ہیں کہ خود کو غیر مقلدین کہنے والے مقلدین ہیں۔ [ہم ان کو غیر مقلدین صرف ان کی زبانی دعووں کی وجہ اور ائمہ اربعہ کی تقلید نہ کرنے کی وجہ سے کہتے ہیں]۔

امین اللہ اپنی کتاب "التحقیق السدید ص ۸۳" پر لکھتا ہے کہ "ہم امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے احادیث کے مقلدین و متبعین ہیں" [لیکن نصیب شاہ غیر مقلد کی نگرانی میں خیانت کرتے ہوئے اس کتاب کے اردو ترجمہ میں لفظ تقلید نہیں لکھا گیا۔ [دیکھئے حقیقۃ التقلید ص ۷۶]۔ اسی طرح دوسری جگہ لکھتا ہے کہ "نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی اور عالم کی تقلید ہم پر کس نے واجب کی ہے؟ [الحق الصریح ۳/۱۰۵] یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تقلید کے دعویدار ہیں۔

اسی طرح اس کے مدرسہ کے ایک خیر خواہ شیر عالم نامی ایک شخص نے مفتی مجیب الرحمٰن مدظلہ اور امین اللہ کے مابین ہونے والے مناظرہ کو جھوٹا پس منظر دلانے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے لئے ایک رسالہ لکھا جو سراپا خیانت ہی خیانت ہے، بہر حال اس رسالہ میں امین اللہ نے نہایت تائید کے ساتھ یہ بھی لکھا ہے کہ "تقلید کتاب و سنت کی ضروری ہے" [رسالہ حق او حقیقت ص: ۶۱، از حاجی شیر عالم]

اسی طرح دوران مناظرہ امین اللہ کے ایک ساتھی [شائد مولوی عبد العزیز تھے یا حاجی شیر عالم] نے مفتی صاحب سے کہا کہ آپ کس کی تقلید کرتے ہیں، کسی ایک امام کا نام بتائیں، کیونکہ لوگ کسی نہ کسی کی تقلید تو کرتے ہی ہیں۔ بعض لوگ نبی علیہ السلام کی تقلید کرتے ہیں [یعنی اپنی طرف اشارہ مقصود تھا] اور بعض حضرات ائمہ اربعہ کی۔ [کیسٹ مناظرہ]

خلاصہ: نام نہاد اہل حدیث بھی تقلید کرنے کے دعویدار ہیں، ائمہ اربعہ کے نہ سہی بلکہ اللہ تعالیٰ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے۔ لیکن دعویدار تو ہیں۔ اب بتائیں کہ تقلید کرنے والوں پر انہوں نے جو فتوے لگائے ہیں کیا یہ ان فتاویٰ جات کی زد میں نہیں آتے؟ گویا کہ امین اللہ اپنے فتاویٰ جات کی روشنی میں بدعتی، جاہل، مشرک اور اسلام کے مخالف ثابت ہوا۔ اعاذنا اللہ من هذه الخرافات۔

[۸] اصول فقہ پر اعتراض کرتے ہوئے امین اللہ لکھتا ہے کہ "حقیقت نہ

محمد رسول ﷺ سے ثابت ہے نہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے اور نہ ائمہ کرام سے "[التحقیق السدید ص ۹۶، و تقلید حقیقت ص ۱۵۵، حقیقۃ التقلید اردو ص ۸۸ ۔

جب ایک چیز اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے ثابت نہ ہو تو تم اسے بدعت کہتے ہو، ہم آپ کو دکھاتے ہیں کہ تم نے خود ہی اس بدعت کا ارتکاب کیا ہے۔ ملاحظہ کیجئے لفظ "حقیقت" تم نے الحق الصریح ۲۵۹/۲، ۳۱۵/۲، ۷۷/۶ میں اور لفظ "مجاز" الحق الصریح ۷۰۹/۱، ۳۲۶/۶، تحفۃ المناظر پشتو ۱۲۲۔ میں استعمال کیا ہے۔

لہٰذا تم نے وہ کام کیا جو نہ نبی کریم ﷺ نے کیا، نہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اور نہ ہی ائمہ لغت و نحو نے۔ [تیرے اصول کے مطابق] ۔

اب ذرا اپنے خلاف بھی فتویٰ رقم کیجئے کہ آخر فتویٰ نویسی کے مسند پر بیٹھے ہو، اور پھر عوام کو ورغلانے اور اپنی طرف راغب کرنے کے لئے بار بار اپنے فتاویٰ کی طرف رجوع کی تلقین بھی کرتے رہتے ہو...... جب کہ اصلیت یہ ہے کہ دوسروں کی تحقیق نقل کرکے خود کو محقق ظاہر کرتے ہو، یہی وجہ ہے کہ فتووں میں بے شمار تضادات موجود ہیں۔ اور فتوے بھی ایسے کہ............ مثلاً:

شوہر اپنی شرمگاہ بیوی کے منہ میں رکھ سکتا ہے۔ [امین الفتاویٰ ۳۵۵/۲]۔ یا اگر نمازی کے کپڑے پر اتنی گندگی لگی ہوئی ہو کہ وہ نماز کے دوران ہی وہ کپڑے سے دور نہیں کر سکتا تو اس گندگی کے ساتھ ہی نماز پڑھنا درست ہے ۔ [الحق الصریح ۶۵۴/۲] بلکہ اگر نماز پڑھنے والے کو نماز پڑھتے ہوئے بحالت شعور نجاست لگ جائے تو وہ اپنی نماز پوری کرلے یعنی نماز ہو جاتی ہے۔ [ایضاً]

اب آپ ہی بتائیں کہ جب غیر مقلدین کے ہاں پورے کپڑے نجس ہونے کے باوجود نماز ہو جاتی ہے تو پھر احناف پر درہم والے مسئلہ میں اعتراض کا کیا معنی؟

اسی طرح عورتوں کے ساتھ گپ شپ کے لئے راستہ کھولنے کی خاطر لکھتا ہے:

عورت کی آواز عورت نہیں ہے ، غیر مرد کے ساتھ باتیں کر سکتی ہے ۔

[الحق الصریح ۶/۲۶۵] یعنی آج کل لوگوں کو موبائل پر اجنبی عورتوں کے ساتھ بات چیت کرنے کی تعلیم دی جارہی ہے۔ اس لئے کہ بات ہی پہلی سیڑھی ہے، بات کرنے کے بعد دیکھنے کو دل چاہتا ہے۔ تو امین اللہ نے اس مسئلہ کا حل بھی نکالا ہے، لکھتا ہے:

"اجنبی عورتوں کا نامحرم مردوں کو دیکھنا جائز ہے" [الحق الصریح ۲۶۳/۶] بلکہ بارادہ نکاح سارے جسم کو بھی دیکھ سکتے ہیں۔ [الدین الخالص: جلد ۴] یہ مزے غیر مقلدین کے مذہب میں جب موجود ہوں تو لوگ [بے علم یا خواہش پرست] کیوں غیر مقلدین نہیں بن جائینگے۔

قارئین! میں کہاں تک لکھوں؟ اور کیا کیا لکھوں؟ یہی چند اشارات کافی ہیں۔ مزید تفصیل کروں گا تو صفحات بڑھ جائیں گے جبکہ ارادہ مختصر رسالہ لکھنے کا ہے۔

آخر میں ایک بار پھر امین اللہ کے ایک مجتہدانہ فتویٰ لوگوں کے سامنے کے لئے جسارت کرتے ہیں تاکہ لوگ امین اللہ کے اجتہاد پر رشک کرے۔

امین اللہ غیر مقلد لکھتا ہے کہ شرکی و کفری تعویذ میں تو اثر ہو سکتا ہے

[فتاویٰ الدین الخالص: ۴۷۱/۱، مسئلہ نمبر: ۹۸]

لیکن لفظ اللہ نہ تو معرفت پیدا کر سکتے ہیں اور نہ کوئی نفع مند ذکر ہے........ اور نہ فائدہ دیتا ہے۔ العیاذ باللہ

اصل عبارت ملاحظہ فرمائیں:

" ذکر اسم مفرد (یعنی اللہ ۔ اللہ)...... نہ دا رسول اللہ مقرر کړیدے او نہ دَ دے امت سلفو دَ دے تذکرہ کړیدہ. او دا ذکر نہ پہ زړہ کښ دَ اللہ معرفت پیدا کوی او نہ څہ نفع مند حالت..... او نہ دا بذات خود فائدہ ورکوی."

[الدین الخالص: ۲۴۱/۴ مسئلہ: ۲۵۷]

ترجمہ: اسم مفرد کا ذکر (یعنی اللہ، اللہ) .... یہ نہ تو رسول اللہ ﷺ نے مقرر کیا ہے اور نہ اس امت کے اسلاف ؒ نے اسکا تذکرہ کیا ہے اور نہ یہ بذات خود فائدہ دیتا ہے۔

واہ۔جی۔واہ کفر و شرک تو نقصان کر سکتا ہے لیکن لفظ اللہ کچھ فائدہ نہیں دیتا۔ استغفر اللہ ترک تقلید کے عجیب کرشمے ہیں۔

اور پھر یہ بات بھی مضحکہ خیز ہے کہ علماء نے بھی اسکا کوئی تذکرہ نہیں کیا۔ تو آپ دور جانے کے بجائے اپنے دادا کے کتاب ہی دیکھے کہ اسمیں جواز کا فتویٰ ہے۔ [لغات الحدیث: ۲/۲۳]

اگر پھر امین کی تسلی و تشفی نہیں ہوتی تو چلو اپنی ہی کتاب تو مانو۔

امین اللہ نے لکھا ہے کہ " اس سورت (فاتحہ) میں اللہ تعالیٰ کا اعظم الاسماء ہے: [۱] لفظ الجلالۃ (اللہ) [۲] رب العٰلمین [۳] الرحمٰن [۴] الرحیم [۵] مالک.... تو ان اسماؤں پہ ورد اور اسکے ساتھ بہت ذکر کرنا چاہیں۔

[حکمۃ القرآن: ۱/۱۱۴ط اول، ۱/۱۱۸ط دوم، ۱۵ فائدہ کے تحت]

جناب اب بتائیں! کہ ذکر کرنا چاہیں یا نہ۔ آپ میں کتنا تکبر آیا ہے کہ میں اجتہاد کا دعویٰ کرتا ہوں کما فی التحقیق السدید۔ تو اس خود ساختہ اجتہاد کی وجہ سے کبھی ایک چیز کو جائز کبھی دوسرے پر غیر جائز۔ یہ کیا ماجرا ہے۔ صاف بتادیں کہ کیا یہ ترک تقلید کی کرشمے نہیں؟ اللہ ہمیں گمراہی سے بچا کر ہمیں اسلاف ؒ کی تقلید میں زندگی بسر کرنے میں توفیق عطا فرمائیں۔ آمین

اور پھر دوسرے جگہ اسی صفحہ میں لکھا ہے کہ نہ کلام تام ہے اور نہ مفید جملہ [الدین الخالص] تو میں اور دلیلوں سے قطع نظر کرکے صرف ایک آیت اللہ کی توفیق سے اور پھر علماء دیوبند رحمہم اللہ علیہم اجمعین کی عظیم ترین محنتوں کی ثمرات سے اخذ کرکے لکھتا ہوں۔ اللہ جل شانہ نے فرمایا:

ان فی خلق السموات والارض واختلاف اللیل والنهار لایت لاولی الالباب الذین یذکرون الله قیاما وقعودا وعلی جنوبهم ویتفکرون فی خلق السموات والارض۔

جناب دیکھئے صرف تفکر اور سوچ کرنے پر بھی اللہ کا یاد ہوتا ہے تو کیا صرف تفکر کلام تام ہے؟

فیاللعجب! اس مجتہد چچا کو اتنا معلوم نہیں کہ دعا میں کلام تام چاہیں نہ کہ ذکر کرنے میں۔ یہ آخر اس زمانے کے مجتہدین کا یہ حال ہے لیکن اسکے باوجود بھی تقلید سے بھاگتے ہیں۔

اگرچہ اور جوابات بھی ہے تو وہ کسی اور رسالے میں انشاء اللہ آئینگے۔ خصوصاً "امین کے کتب پر ایک نظر" دیکھئے۔

یار زندہ صحبت باقی

۶- انسان همیشه په هر حالت کښې په امتحان کښې دے، نو عاقل له هر کړ فکر سره پکار دے، او د الله تعالیٰ نه مدد غوختل پکار دی.

۷- **خارجی فائده** : الله تعالیٰ چه انسان پیدا کړو نو امتحان کښې ئې د طریقه چه ابلیس ئې پرے مقرر کړو ۲- بل نفس اماره بالسوء ئې ورکړو. ۳- دنیا ئې ورکړله. دنیا ئې ورته ډولې کړه. لیکن الله تعالیٰ انسان لره دے خود سپارلو بلکه احسان ئې ورسره اُوکړو ددے په مقابل کښې ئې ۱- ورته انبیاء راولېږل. ۲- او عقل ئې ورکړو. ۳- ملائك ورته د خیر الهامونه کوی. ۴- زړه قلب المؤمن. الله تعالیٰ د مؤمن په زړه کښې یو واعظ اچولے وی. ۵- بل رحمې باب د توبه ئې کولاو کړیدے. ۶- او د نیك عمل اجریو په لس دے او بدی یو رحم طرف غالب دے.

نو انسانان په درے قسمه دی (۱) اول هغه دی چه کامیاب دی، د انبیاء علیهم عقل او د ملائکو د الهامونو تابع دی. (۲) دویم د ابلیس او د خواهشاتو تابع دی منافقین دی. (۳) دریم هغه کسان دی چه بین بین دی کله د انبیاء علیهم السلام اتباع کوی او کله د ابلیس، پدے کښې بیا ډیرے مرتبے او تفاوتونه دی، الله تعا دی، نو هر انسان له اُوس لاره اختیارول پکار دی.

حکمة : ملائکو اطاعت اُوکړو ځکه نفسونو کښې ئې خشوع او عاجزی معصیت اُوکړو ځکه چه نفس کښې ئې کبر او غرور وو نو خشوع اساس الطا اساس المعاصی دے.

حکمة : پدے کښې تعریض دے په یهود او منافقینو چه دوی کښې هم کبر شان او د صحابه کرامو په شان ایمان نۀ راوړی.

حکمة : معصیت دوه قسمه دے (۱) (مَعْصِيَةٌ أَسَاسُهَا الْكِبْرُ) یو هغه معص هغے بنیاد کبر (تکبر) دے (۲) (وَمَعْصِيَةٌ أَسَاسُهَا الْحِرْصُ وَالشَّهْوَةُ) بل هغه معصیت دے چه د هغے بنیاد حرص او شهوت وی او اول د دویم نه اولنۍ معصیت د ابلیس دے او دویم معصیت د آدم ﷺ دے.

[illegible] کی کتابوں کا اصل عکس

[illegible] متفق علیه. وفی روایة لمسلم قال: «كُتِبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ نَصِيبُهُ مِنَ [illegible] ذَلِكَ لَا مَحَالَةَ. الْعَيْنَانِ زِنَاهُمَا النَّظَرُ وَالْأُذُنَانِ زِنَاهُمَا الِاسْتِمَاعُ وَاللِّسَانُ زِنَاهُ [illegible] وَالْيَدُ زِنَاهَا الْبَطْشُ وَالرِّجْلُ زِنَاهَا الْخُطَى وَالْقَلْبُ يَهْوَى وَيَتَمَنَّى وَيُصَدِّقُ ذَلِكَ [illegible]

[illegible]

(۳۶۱) (بعض هر بنده چه الله سره ملاویږی گناهگار وی مگر یحیی علیه السلام [illegible] مستثنیٰ دے) ده د گناه قصد هم نه دے کړے. او هم یو نوع د زنا ده. اگر چه گناه په کښې نشته [illegible]

د مباعده په مکان او زمان کښې مستعملیږی پدے کښې کمال ته اشاره ده چه اے الله! دا گناهونه ما نه بالکلیه زائل کړه او د هغے د بد اثر نه مے داسې وړاندې اوساته لکه یو انسان چه په زمانه یا مکان کښې وړاندې وی. کَمَا بَاعَدْتَّ : ای کابعادك بین المشرق والمغرب، مشرق او مغرب ئې ذکر کړل ځکه چه د دواړو یو ځائے کېدل محال دی، نو هغې سره ئې تشبیه ورکړه چه ما سره د هغه گناهونه بالکل نزدے نشی. نَقِّنِي : د باب تفعیل نه د امر صیغه ده. يُنَقَّى : د مجهول مضارع صیغه ده. الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ : سپینه جامه ئې ذکر کړه وجه دا ده چه پدے باندے خیرې زیات ښکاری په نسبت د نورو رنګونو والا جامه باندے. اشاره ده دیته چه زړه هم ډیر زر خیرنیږی په گناهونو سره او ایمان مے خرابیږی. ۲- دارنګه سپینه جامه نه خیرے زر زائله کیږی او خیری د ختمیدلو نه پس ډیره ښائسته ښکاری نو ما هم د گناهونو ختمولو نه پس ښائسته کړه. مِنَ الدَّنَسِ : دنس، درن، وسخ الفاظ مترادفه دی خیری ته وائی.

اہل حق کے لئے

عظیم خوشخبری

مناظر اسلام ، ترجمان مسلک علماء دیو بند کے شعلہ بار قلم سے اہل السنت والجماعت کے عقائد ، مسائل اور دلائل پر مبنی اور فرق باطلہ کے نظریات، عقائد ، مسائل شکوک وشبہات اور استدلالات فاسدہ کی مدلل تردید اور تعاقب پر مشتمل اہل السنت والجماعت علمائے دیو بند کی تفاسیر کی روشنی میں عام آسان فہم ، لفظی ، ترجمہ وتفسیر شان نزول ، ربط اور مشکل مقامات کی تحقیق کا مکمل اہتمام ، پشتو زبان میں پہلی مرتبہ تفسیر **جُنَّةُ الاحناف** کے نام سے مکمل پانچ جلدوں میں ان شاء اللہ العزیز عنقریب شائع ہو کر منصۂ شہود پر آ رہا ہے۔

ملنے کا پتہ:

مکتبہ نوجوانان احناف دلہ زاک روڈ یوسف آباد پشاور 0333-3300274